نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شب و روز

www.KitaboSunnat.com

تالیف

خالد بن محمد عطیہ

ترجمہ

عبداللہ یوسف

مکتبہ اسلامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب و سنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

کتاب نمبر

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شب و روز

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

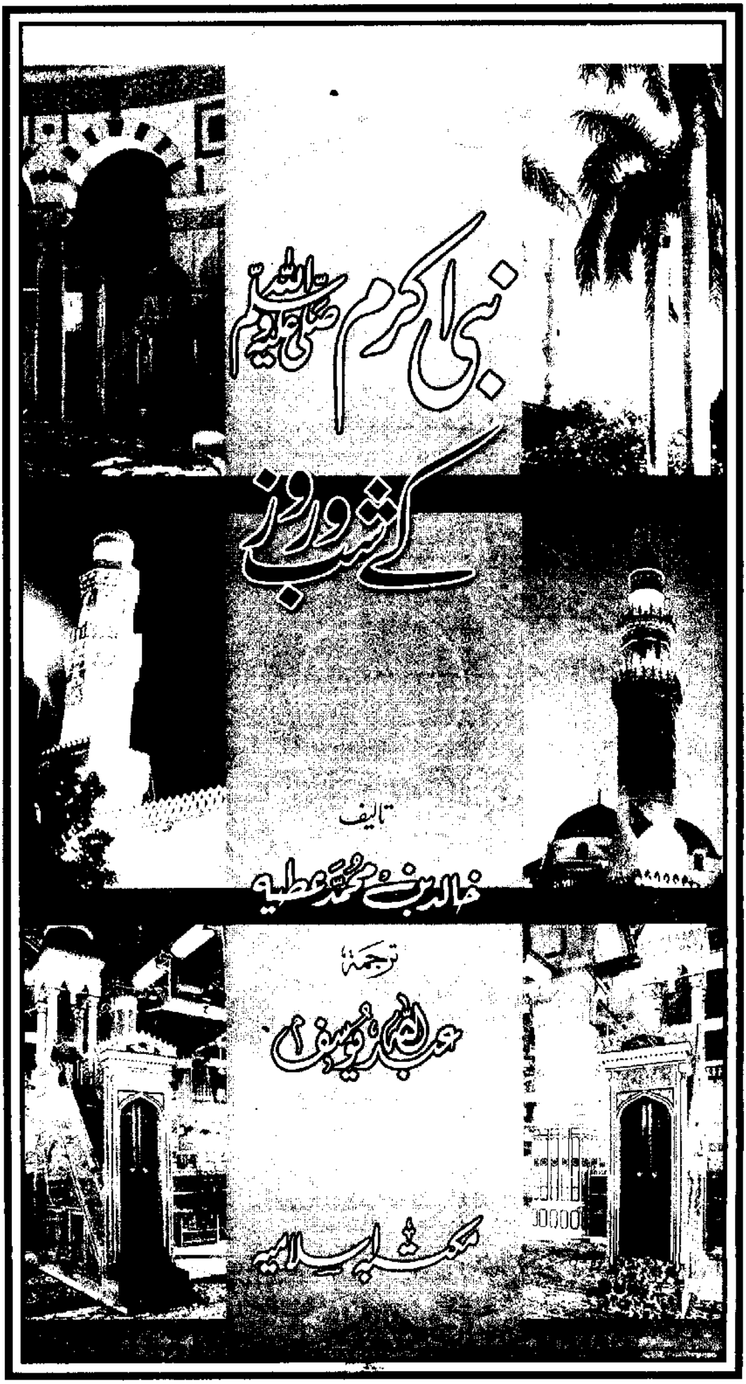

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شب و روز

تالیف

خالد بن محمد عطیہ

ترجمہ

عبداللہ یوسف

مکتبہ اسلامیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب .... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شب وروز
تالیف .... خالد بن محمد عطیہ
ترجمہ .... عبداللہ یوسف
ناشر .... محمد سرور عاصم
ڈیزائننگ .... مکتبہ اسلامیہ پرنٹرز
اشاعت .... دسمبر 2006ء
قیمت ....

ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلامیہ

لاہور بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار فون: 042-7244973
فیصل آباد بیرون امین پور بازار کوتوالی روڈ فون: 041-2631204

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

ادب کے مراتب	7
مومن کی زندگی کا لائحہ عمل	9
بات چیت کے آداب	23
الفاظ کے استعمال کے آداب	27
باہم گفتگو کے آداب	31
مجلس کے آداب	37
سلام کے آداب	41
حصول علم کے آداب	44
مسجد کے آداب	49
بازار کے آداب	54
کھانے پینے کے آداب	57
ذبح کرنے کے آداب	66
لباس اور زیب و زینت کے آداب	70
عورتوں کے مخصوص آداب	79
گھر کے آداب	84
بیماری اور مریض کی عیادت کے آداب	91
میت کی تجہیز و تکفین کے آداب	98

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادب کے مراتب

اسلامی اخلاق (آداب) مجموعی طور پر درج ذیل تین مضامین پر مشتمل ہیں:

1. اوامر:...... جن کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے۔ جیسے والدین کی فرمانبرداری، راست گوئی، حقوق و واجبات کی ادائیگی وغیرہ۔

2. نواہی:...... جن سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ جیسے تکبر، غیبت، چغل خوری وغیرہ۔

3. فضائل:...... جن کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ترغیب دی ہے۔ اس میں دینِ حنیف کے عام آداب شامل ہیں۔ جیسے احسان، تعاون، نرمی، شفقت وغیرہ۔

یہ فضائل، حقوق اور واجبات سے برتر ہیں، جس وجہ سے انہیں ''اخلاق'' سے موسوم کیا گیا ہے۔ کیونکہ انسان اکثر ان کا التزام نہیں کرتا، یہی وجہ ہے کہ ہمارے دینِ حنیف نے ان کی ترغیب دلائی ہے اور ان کے کرنے پر اُبھارا ہے۔ اسی لیے اچھے اخلاق والے شخص کا درجہ روزے دار اور تہجّد گزار تک پہنچ جاتا ہے، اور حسنِ خلق قیامت کے دن ترازو میں سب سے زیادہ وزنی ہوگا۔ [1]

نبی کریم ﷺ کا اخلاق

نبی کریم ﷺ نے ہمیں اچھی گفتگو کرنے اور اس کے ذریعے اللہ کی رضا حاصل کرنے کی تعلیم دی ہے۔ کیونکہ مسلمان ایسی بات نہیں کرتا جس سے اسے خود یا دوسرے مسلمان بھائی کو کوئی فائدہ نہ ہو۔ (یعنی فضول گفتگو سے اجتناب کرتا ہے) اور اس کے ساتھ ساتھ زبان کی بہت سی آفتوں سے نبی کریم ﷺ نے ہمیں متنبہ فرمایا ہے۔ عنقریب یہاں نبی کریم ﷺ کے ''آدابِ گفتگو'' بیان کیے جائیں گے۔

[1] سنن ابی داؤد: كتاب الأدب باب فی حسن الخلق رقم الحديث ٤٧٩٩۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ کے انہی آداب اور اوصافِ حمیدہ کا آغاز کرتے ہیں:

جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں:

((كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنُ)) ❶

''آپ ﷺ کا اخلاق تو قرآن ہے۔''

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نہ فحش گو تھے نہ بدزبان۔''

آپ ﷺ فرماتے تھے:

((إِنَّ خِيَارَكُمْ اَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا)) ❷

''تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو تم میں اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھا ہے۔''

انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ برا بھلا کہنے والے اور فحش گوئی کرنے والے اور لعنت کرنے والے نہیں تھے۔ جب ہم میں سے کسی پر ناراض ہو جاتے تو فرماتے:

((مَالَهُ تَرِبَ جَبِيْنُهُ)) ❸

''اسے کیا ہو گیا ہے؟ اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔''

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں وعظ و نصیحت کرنے کے لیے کچھ دن مقرر کر رکھے تھے۔ ہمارے اُکتا جانے کے ڈر سے (روزانہ وعظ نہ فرماتے) ❹

---

❶ مسند احمد بن حنبل: ٦/ ١٨٨ اور الأدب المفرد للبخاري: ٣٠٨۔[صحيح]

❷ بخاری: كتاب الادب/ باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، ح:٦٠٣٥۔ اور مسلم/ كتاب الفضائل/ باب كثرة حيائه ﷺ، ح:٢٣٢١۔

❸ بخاری: كتاب الادب/ باب لم يكن النبيّ فاحشا ولا متفحشا، ح:٦٠٣١۔

❹ بخاری: كتاب العلم/ باب ما كان النبيّ يتخوّلهم بالموعظة والعلم كي لا ينفروا، ح:٦٨۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مومن کی زندگی کا لائحہ عمل

❶ نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو واضح فرمایا کہ دین آسان ہے اور کوئی بدبخت ہی دین میں نرمی کو چھوڑ کر سختی اختیار کر سکتا ہے۔
دین کے معاملے میں غلو کرنے والا آخر کار اُکتا کر دین کو چھوڑ بیٹھتا ہے۔ مثلاً نوافل میں اس قدر مبالغہ کرنا کہ نتیجتاً فرائض سے بھی ہاتھ دھونے پڑیں (جیسے ساری رات عبادت میں گزار دینا اور فجر کی نماز کے قریب سو جانا اور نماز کے لیے آنکھ نہ کھلنا)
آپ ﷺ نے اس بات کو ان الفاظ میں بیان فرمایا:

((إِنَّ هٰذِهِ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّيْنَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوْا وَأَبْشِرُوْا وَيَسِّرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ)) ❶

"بے شک یہ دین آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی اختیار کرے گا، دین اس پر غالب آ جائے گا، اس لیے پختگی اختیار کرو، میانہ روی برتو اور خوش ہو جاؤ اور صبح، دوپہر اور رات کا کچھ حصہ (عبادت کر کے) مدد حاصل کرو۔"

❷ آپ ﷺ نے ہر کام میں صحیح راہ اور میانہ روی اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی۔ یہ تمام خوبیاں بھلائی ہیں اور نبوت کا حصہ ہیں۔ جس طرح آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ الْهَدْیَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ ، وَالِاقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)) ❷

❶ بخاری: کتاب الایمان/ باب الدین یسر، ح: ۳۹.
❷ ابو داؤد: کتاب الأدب/ باب فی الوقار/ ح:٤٧٧٦، الأدب المفرد، ح:۷۹۱.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”یقیناً نیک چلن، درست طریقہ اور اعتدال (میانہ روی)، نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک ہے۔“

3 آپ ﷺ نے تعلیم فرمائی ہے کہ ہمیشہ کیے جانے والے نیک اعمال اگرچہ تھوڑے ہی ہوں ان کثیر اعمال سے بہتر ہیں جنھیں کچھ دیر ادا کرنے کے بعد چھوڑ دیا جائے۔

جب آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل کون سا ہے؟ تو فرمایا:

((أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ)) 1

”جس کام پر ہمیشگی اختیار کی جائے اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔“

4 آپ ﷺ نے ترغیب دلائی کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے ان نعمتوں کا اظہار کرے (یعنی اگر اللہ نے کسی کو اچھا لباس پہننے کی ہمت دی ہے تو وہ خوبصورت لباس پہنے۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ نے بے شمار دولت دے رکھی ہو اور بندہ پھٹے پرانے کپڑے پہنے)۔

((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُّرٰى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلٰى عَبْدِهِ)) 2

”اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اثر دیکھنا پسند کرتا ہے۔“

5 آپ ﷺ نے وضاحت فرمائی ہے کہ جو شخص بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا تو بالا ولیٰ شکر ادا نہیں کرتا۔

((لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ)) 3

”جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔“

6 رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے مابین تمام معاملات میں محبت، شفقت اور ہمدردی اختیار کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ

1 مسلم: کتاب الصلاة/ باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل وغيره، ح:٧٨٢۔

2 ترمذی: کتاب الادب / باب ماجاء إن الله يحب أن يرى......ح:٢٨١٩۔

3 ابو داؤد: کتاب الأدب/ باب فی شکر المعروف، ح:٤٨١١؛ ترمذی: ١٩٥٤۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

إذا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهرِ وَالْحُمَّى)) ❶

''مومنوں کی مثال پیار، محبت اور شفقت و ہمدردی میں ایک جسم کی مانند ہے۔ جب اس (جسم) میں سے ایک عضو بیمار ہوتو تمام جسم اس کی خاطر بے خوابی اور بخار میں اس کے ساتھ شریک ہوتا ہے۔''

❼ آپ ﷺ نے آسانی اور سہولت پیدا کرنے اور خوشخبری دینے کا حکم دیا ہے، ارشادِ نبوی ہے:

((يَسِّروا وَلَا تُعَسِّرُوْا، وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا، وَفِي رِوَايَةٍ. بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوا)) ❷

''آسانی پیدا کرو، تنگی پیدا نہ کرو، تسلی دو نفرت پیدا مت کرو۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں: خوشخبری دو اور نفرت نہ دلاؤ۔''

❽ لوگوں کے ساتھ ویسے ہی بھلائی کرنی چاہیے جیسے اپنے لیے ہر کوئی بھلائی سوچتا ہے مسلمان اپنی ذات کو دوسروں پر ترجیح نہیں دیتا۔ آپ ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے:

((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ)) ❸

''تم میں سے کوئی شخص مومن نہ ہوگا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

❾ آپ ﷺ نے لوگوں کو بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے کی ترغیب دلائی ہے اور اس کی طرف رہنمائی کرنے والے کو بھی اس بھلائی کرنے والے جیسے ثواب کا مستحق قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ)) ❹

''جو کسی اچھے کام کی طرف دوسرے کی رہنمائی کرتا ہے تو اسے بھی اس کام

❶ مسلم: كتاب البر والصلة/ باب تراحم المؤمنين و تعاطفهم وتعاضدهم ح:٢٥٨٦.

❷ بخاري: كتاب الادب/ باب قول النبيّ يسّروا ولا تعسّروا ح:٦١٢٥.

❸ بخاري: كتاب الايمان/ باب من الايمان ان يحب لاخيه ما يحب لنفسه، ح:١٣.

❹ مسلم: كتاب الامارة/ باب فضل إعانة الغازى فى سبيل الله، ح:١٨٩٣.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے جتنا ثواب ملتا ہے۔"

⑩ آپ ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ مسلمان لایعنی باتوں کو ترک کر دے۔ فرمانِ نبوی ہے:

((مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيهِ)) ❶

"آدمی کے اسلام کی خوبصورتی میں سے ہے کہ وہ لایعنی باتوں کو چھوڑ دے۔"

⑪ ہر قسم کی بھلائی، نیکی اور اچھے کام کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے، آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَو أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ)) ❷

"کسی بھی نیکی کو حقیر مت سمجھو حتی کہ اپنے بھائی کے ساتھ ہنس مکھ چہرے سے ملنا ہی کیوں نہ ہو۔"

⑫ آپ ﷺ نے ہر کام میں نرمی اختیار کرنے کی ترغیب دلائی ہے اور نرمی سے محروم شخص کو ہر خیر اور بھلائی سے محروم قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الأَمْرِ كُلِّه)) ❸

"اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی کو پسند فرماتے ہیں۔"

نیز فرمایا:

((مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ)) ❹

"جو شخص نرمی سے محروم ہے وہ ہر بھلائی سے محروم ہے۔"

❶ ترمذی: كتاب الزهد/ باب حديث من حسن اسلام المرء تركه مالا يعنيه ح:٢٣١٧.

❷ مسلم: كتاب البر والصلة/ باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء، ح:٢٦٢٦.

❸ بخاری: كتاب الادب / باب الرفق فی الامر كله، ح:٦٠٢٤.

❹ مسلم: كتاب البر والصلة/ باب فضل الرفق، ح:٢٥٩٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مزید ارشاد فرمایا:

((إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ)) ❶

''نرمی جس کسی معاملے میں بھی اختیار کی جائے وہ اسے خوبصورت ہی بناتی ہے اور جو معاملہ نرمی سے محروم ہو وہ بھدا ہی ہوتا ہے۔''

⑬ آپ ﷺ نے حیا کا دامن تھامنے کی بھی ترغیب دلائی ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ نیز آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق جب کسی مسلمان میں حیا نہ رہے تو برائی کرنے سے اسے کوئی چیز مانع نہیں ہوتی۔ حدیث شریف میں ہے:

((إِسْتَحْيُوا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا لَنَسْتَحْيِي مِنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، قَالَ: لَيْسَ ذَاكَ، وَلٰكِنَّ الِاسْتِحْيَاءَ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعَىٰ، وَالْبَطْنَ وَ مَاحَوىٰ، وَلْتَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلىٰ، وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيَى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ)) ❷

''اللہ سے اس طرح حیا کرو جیسے حیا کرنے کا حق ہے، صحابی کہتا ہے: ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم اللہ سے شرماتے ہیں، (یہ کوئی ہمارا کمال نہیں بلکہ) اس پر اللہ کا شکر ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ایسے نہیں، بلکہ اللہ سے شرم کرنے کا حق یہ ہے کہ تو اپنے سر اور جو سر کے متعلقہ اعضاء ہیں ان کی حفاظت کرے اسی طرح پیٹ اور جو اس نے جمع کیا ہے اس کی حفاظت کرے اور تو موت اور بوسیدہ ہونے کو یاد کرے۔ جس نے آخرت کا ارادہ کیا اس نے دنیا کی زینت ترک کر دی ہے۔ جس نے ایسا کیا اس نے اللہ سے حیا کیا جیسا کہ حیا کرنے کا حق ہے۔''

❶ مسلم: ایضاً، ح:۲۵۹۳.

❷ ترمذی: کتاب الزهد باب فی بیان ما یقتضیه الاستحیاء من الله حق الحیاء، ح:۲۴۵۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح آپ کا فرمان ہے:

((........إذا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ)) ❶

''جب تجھ میں شرم نہ رہے پھر جو چاہے کر۔''

⓮ آپ ﷺ نے مومن کے دل کی صفائی اور حسن نیت کی تعریف فرمائی ہے اور اس بات کو بھی واضح کیا ہے کہ (مومن) فاجر کی طرح دھوکہ باز اور غدّار نہیں ہوتا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ)) ❷

''مومن سیدھا سادہ اور شریف الطبع ہوتا ہے جبکہ فاجر غدار اور تنگ ظرف ہوتا ہے۔''

⓯ نبی کریم ﷺ نے دوسروں کے ساتھ جانثاری، درگزر اور تواضع اختیار کرنے کا حکم فرمایا ہے:

((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ ، فَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا ، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ)) ❸

''صدقہ مال کو کم نہیں کرتا اور دوسروں سے درگزر کرنے والے شخص کی اللہ عزت ہی بڑھاتا ہے، اور جو شخص بھی اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ اسے ضرور بلند کرتا ہے۔''

لیکن آج کل لوگ اس کے خلاف عمل کر رہے ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ مال دوسروں پر خرچ کرنے سے کم ہو جائے گا اور غرور و تکبر سے ان کی عزت بڑھے گی اور سختی کرنے سے انہیں معاشرے میں بلند مقام ملے گا۔ (حالانکہ ایسا نہیں ہے)

❶ بخاری: كتاب الادب / باب اذا لم تستح فاصنع ما شئت، ح:٦١٢٠.

❷ ابو داؤد: كتاب الادب/ باب فی حسن العشرة، ح:٤٧٩٠، ترمذی:١٩٦٤.

❸ مسلم: كتاب البر والصلة/ باب استحباب العفو والتواضع ، ح:٢٥٨٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

16 آپ ﷺ نے قناعت کا عظیم رتبہ و منزلت بیان فرمایا ہے اور اسے مسلمان کے لیے اچھے انجام کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

((قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كِفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ)) 1

''یقیناً وہ شخص کامیاب ہو گیا جو اسلام لایا، اسے بقدر ضرورت رزق دیا گیا اور اللہ نے اپنے عطا کردہ رزق پر اسے قانع کر دیا۔''

17 آپ ﷺ نے زہد و ورع (دنیا سے بے رغبتی) کی ترغیب ان الفاظ میں دلائی ہے:

((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ)) 2

''دنیا میں اس طرح ہو جا جیسے تو مسافر یا راستہ چلنے والا ہو۔''

18 آپ ﷺ نے لالچ، حرص، مال کی محبت اور لمبی اُمیدیں باندھنے سے منع فرمایا ہے:

((يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ: الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ)) 3

''ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے اور اس کی دو خصلتیں جوان ہو جاتی ہیں: مال کی حرص اور عمر کی حرص۔''

19 آپ ﷺ نے چھوٹوں کے ساتھ شفقت اور بڑوں کی عزت کرنے کا حکم دیا ہے اور ہر فرد کا اس کی حیثیت اور عمر کے مطابق احترام کرنے کی ترغیب دی ہے۔ جیسے قرآن کا عالم اور عادل حکمران وغیرہ۔ کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيْرِنَا لَيْسَ مِنَّا)) 4

''جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کے حق کو نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں۔''

1 مسلم: کتاب الزکاۃ/ باب فی الکفاف والقناعۃ، ح:۱۰۵۴.

2 بخاری: کتاب الرقاق، باب قول النبیؐ کن فی الدنیا کأنك غریب...... ، ح:٦٤١٦.

3 مسلم: کتاب الزکاۃ/ باب کراھۃ حرص علی الدنیا، ح:١٠٤٧.

4 ابو داؤد: کتاب الأدب: باب فی الرّحمۃ/ ح:٤٩٤٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَلَا الْجَافِي عَنْهُ ، وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ)) ❶

''سفید بالوں والے مسلمان ،غلو اور جفا سے پاک قرآن کے عالم اور انصاف کرنے والے حکمران کی عزت کرنا گویا اللہ کی تعظیم وتکریم کرنا ہے۔''

⑳ نبی اکرم ﷺ نے غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور نرمی اپنانے کی نصیحت فرمائی ہے۔انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ أُفٍّ لَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا أَلَّا صَنَعْتَ)) ❷

''میں نے نبی ﷺ کی دس سال تک خدمت کی لیکن آپ ﷺ نے مجھے کبھی اُف تک نہیں کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلاں کام کیوں کیا؟ اور فلاں کام کیوں نہیں کیا؟''

㉑ بھلائی کے کاموں میں دوسروں کے لیے شفاعت (سفارش) کر دینی چاہیے،جس سے انہیں فائدہ ہو۔آپ ﷺ نے ان الفاظ میں اس کی ترغیب دلائی ہے:

((اِشْفَعُوْا تُؤجَرُوْا)) ❸

''سفارش کیا کرو کہ اس کا ثواب پاؤ گے۔''

㉒ آپ ﷺ نے مسلمانوں کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے اور طاقت ہونے کے باوجود (مسلمان بھائی کی مدد) سے جان چھڑانے کو ناپسند فرمایا ہے۔خصوصاً جب اس کی غیر موجودگی میں اس کا حق مارا جائے۔آپ ﷺ کا فرمان ہے:

❶ ابو داؤد: كتاب الأدب/ باب في تنزيل الناس منازلهم، ح:٤٨٤٣.

❷ بخاری: كتاب الادب/ باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، ح:٦٠٣٨.

❸ بخاری: كتاب الزكاة/ باب التحريض على الصدقة والشفاعة فيها ، ح:١٤٣٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ فِي الدُّنْيَا يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَاكَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ)) ❶

''جس نے کسی مسلمان کی سختیوں میں سے کوئی سختی دور کی اللہ اس سے قیامت کی سختیوں میں سے ایک سختی دور کر دے گا، جس نے کسی تنگ دست کے لیے آسانی پیدا کی اللہ اس کی دنیا اور آخرت کی تنگیوں کو آسان کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کا عیب چھپایا تو اللہ اس کے عیوب پر دنیا اور آخرت میں پردہ ڈالے گا۔ اللہ بندے کا مددگار رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔''

23 آپ ﷺ نے ہر حال میں صبر کا دامن تھامنے کا حکم فرمایا ہے، خصوصاً لوگوں کے ساتھ معاملات میں اس کا اہتمام ضرور کرنا چاہیے۔

((اَلْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ)) ❷

''وہ مومن شخص جو لوگوں کے ساتھ معاملات کرتا ہے اور ان کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے، اجر کے لحاظ سے اس مومن سے عظیم تر ہے جو لوگوں سے میل ملاپ نہیں کرتا اور نہ ان کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے۔''

24 آپ ﷺ کے بیان کے مطابق مجلس اور صحبت کا اثر مسلمان پر ضرور ہوتا ہے۔ ارشاد ہے:

❶ مسلم / كتاب الذكر والدعاء / باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن، ح: ٢٦٩٩.

❷ ابن ماجه / كتاب الفتن / باب الصبر على البلاء، ح: ٤٠٣٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسُّوءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحاً طَيِّبَةً ، وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحاً خَبِيْثَةً)) ❶

''نیک اور برے دوست کی مثال خوشبو اُٹھانے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی سی ہے۔خوشبو والا شخص یا تو تمہیں تحفے کے طور پر دے گا یا تم اس سے خرید لو گے یا (کم از کم) تم اس کی عمدہ خوشبو سے تو محظوظ ہو سکو گے اور بھٹی دھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلا دے گا یا تمہیں اس سے ناگوار، بد بودار ہوا پہنچے گی۔''

25 جس سے مشورہ لیا جائے اسے چاہیے کہ درست مشورہ دے۔ کیونکہ مشورہ ایک امانت ہے، اس لیے غلط مشورہ دے کر خیانت کا ارتکاب نہ کیا جائے۔آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ)) ❷

''جس سے مشورہ لیا جائے، وہ امانت دار رہے۔''

26 نبی کریم ﷺ نے مسلمان بھائی کو ڈرانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ بعض دفعہ تو اُلٹا نقصان کا باعث بنتا ہے(ڈرانے سے مراد یہ ہے کہ کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جائے یا ایسی بات کہی جائے جس سے وہ خوفزدہ ہو جائے)

((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا)) ❸

''کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے۔''

27 آپ ﷺ نے مسلمان کو اپنے تئیں ذلیل کرنے سے منع فرمایا ہے:

---

❶ بخاری: كتاب الذبائح والصيد/ باب المسك، ح:٥٥٣٤.

❷ ابن ماجه: كتاب الادب/ باب المستشار مؤتمن، ٣٧٤٥، ابو داؤد: ٥١٢٨، ترمذی: ٢٨٢٢.

❸ ابو داؤد: كتاب الاداب/ باب من يأخذ الشيء من مزاح، ح:٥٠٠٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ، قَالُوْا: وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ: يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيقُهُ)) ❶

''مومن کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔لوگوں نے عرض کیا: اپنے آپ کو کیسے ذلیل کرے گا۔آپ ﷺ نے فرمایا: جس بلا کے اُٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا اس میں نہ پڑے۔'' (یعنی ایسا کام کرنا جس کی ہمت نہ ہو)

28 آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق جھگڑا اور نزاع، اللہ کی نافرمانی کا سبب بنتا ہے کیونکہ اللہ نے ہر معاملے میں نرمی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((كَفَى بِكَ إِثْمًا أَنْ لَا تَزَالَ مُخَاصِمًا)) ❷

''تیرے گناہگار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ تو ہمیشہ جھگڑتا رہے۔''

29 آپ ﷺ نے لڑنے جھگڑنے سے منع فرمایا ہے اور جھگڑالو شخص کو اللہ کے ہاں سب سے زیادہ قابل نفرت قرار دیا ہے:

((إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ)) ❸

''اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ ناپسند شخص وہ ہے جو سخت جھگڑالو ہے۔''

30 آپ ﷺ نے تکبر اور لوگوں پر بڑائی جتلانے والے شخص کا انجام یوں بیان فرمایا:

((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي قَدْ أَعْجَبَتْهُ جُمَّتُهُ وَبُرْدَاهُ إِذْ خُسِفَ بِهِ الْأَرْضُ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ)) ❹

---

❶ ابن ماجه/ كتاب الفتن/ باب قوله تعالىٰ ﴿يا أيها الذين آمنوا عليكم انفسكم﴾ ح:٤٠١٦. ترمذی:٢٢٥٤. (اس کی سند ضعیف ہے)

❷ ترمذی/ ابواب البر والصلة/ باب ماجاء في المراء، ح:١٩٩٤.

❸ بخاری/ كتاب المظالم والغضب/ باب قول الله تعالىٰ: ﴿ وهو الد الخصام﴾ ح: ٢٤٥٧، مسلم:٢٦٦٨.

❹ مسلم/ كتاب اللباس والزينة/ باب تحريم التبختر في المشي، ح:٢٠٨٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''(بنی اسرائیل میں) ایک شخص ایک جوڑا پہن کر کبر و غرور میں سرمست، سر کے بالوں میں کنگھی کیے ہوئے اکڑ کر اتراتا جا رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اب وہ قیامت تک اس میں دھنستا رہے گا۔''

31 آپ ﷺ نے زیادہ بولنے، باچھیں ہلا ہلا کر گفتگو کرنے اور غرور و تکبر کرنے سے منع فرمایا ہے اور ان کا انجام قیامت کے قائم ہونے تک زمین میں دھنستا ہی جانا بیان کیا ہے، حسن اخلاق کی عظمت کو یوں بیان فرمایا ہے:

((اِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِساً يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقاً وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مَجْلِساً يَومَ الْقِيَامَةِ. الثَّرْثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ وَالْمُتَفَيْهِقُونَ، قِيلَ: وَمَا الْمُتَفَيْهِقُونَ؟ قَالَ: اَلْمُتَكَبِّرُوْنَ)) 1

''بے شک قیامت کے دن تم میں میرا محبوب ترین اور میرا قریب ترین ساتھی وہ ہوگا جو تم میں سب سے اچھے اخلاق والا ہے، اور میرے نزدیک تم میں سب سے ناپسندیدہ اور مجھ سے دور باتونی، باچھیں ہلا ہلا کر باتیں کرنے والے اور متفیهقون ہوں گے۔ کہا گیا یہ متفیهقون کون ہیں؟ فرمایا ''تکبر کرنے والے۔''

32 آپ ﷺ نے نصیحت فرمائی ہے کہ غصے کو حسب طاقت پینے کی کوشش کرنی چاہیے۔ آپ ﷺ نے اس کا اچھا انجام بھی بیان فرمایا ہے:

((مَنْ كَظَمَ غَيْظاً وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَومَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ)) 2

''جو شخص سزا دینے کی طاقت رکھنے کے باوجود غصہ روک لے تو قیامت کے

1 ترمذی/ کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی معالي الاخلاق، ح:٢٠١٨.

2 ابن ماجه/ کتاب الزهد/ باب الحلم، ح:٤١٨٦، ابو داؤد:٤٧٧٧، ترمذی:٢٤٩٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دن اللہ تعالیٰ اسے تمام لوگوں کے سامنے بلائیں گے اور اسے اختیار دیں گے کہ جس حور کو چاہے پسند کر لے۔“

33 آپ ﷺ نے غصے سے نمٹنے کا طریقہ ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

((إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ)) 1

”جب کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو اسے چاہیے کہ بیٹھ جائے۔ اگر غصہ چلا جائے تو ٹھیک ورنہ لیٹ جائے۔“

(اس لیے کہ) غصے والے شخص کو مسلسل آرام کی ضرورت ہوتی ہے، اسے نبی کریم ﷺ کا علاج ضرور فائدہ دے گا۔

34 آپ ﷺ نے لوگوں کے سامنے کھلم کھلا (سرعام) گناہ کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ بذاتِ خود ایک جرم ہے یعنی کھلم کھلا گناہ کرنے والا دو جرموں کا ارتکاب کرتا ہے ایک وہ کام جو وہ کرتا ہے اور دوسرا یہ کہ سرِ عام کرتا ہے۔

((كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهِرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلاً ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ: يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَ يُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ)) 2

”میری ساری اُمت کو معاف کر دیا جائے گا سوائے کھلم کھلا گناہ کرنے والوں کے۔ گناہوں کو کھلم کھلا کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کوئی گناہ کرے اور اس کے باوجود کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا ہے، صبح ہونے پر وہ کہنے لگے کہ اے فلاں! میں نے رات فلاں فلاں کام کیا

1 ابو داؤد/ كتاب الأدب/ باب مايقال عند الغضب، ح:٤٧٨٢.

2 بخاری/ كتاب الادب/ باب ستر المؤمن على نفسه، ح:٦٠٦٩.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ رات گزر گئی تھی اور اس کے رب نے اس کا گناہ چھپائے رکھا لیکن جب صبح ہوئی تو وہ خود اللہ کے پردے کھولنے لگا۔“

35 آپ ﷺ نے منافق کی پانچ نشانیاں بیان فرمائی ہیں:

((آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ)) 1

”منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے خلاف ورزی کرتا ہے اور جب اسے امین بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے۔“

دوسری حدیث میں ہے:

((أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا ، وَذَكَرَ مِنْهَا ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ)) 2

”جس میں چار خصلتیں پائی جائیں وہ پکا منافق ہے۔ اور جس میں ان خصلتوں میں سے کوئی ایک خصلت پائی جائے، اس میں منافقت کی ایک خصلت موجود ہے۔ جب تک وہ اسے چھوڑ نہ دے۔ (ان خصلتوں میں سے دو یہ بیان فرمائیں) جب وہ کسی سے عہد و پیمان کرتا ہے تو دھوکا دیتا ہے اور جب جھگڑتا ہے تو گالی دیتا ہے۔“

---

1 بخاری / كتاب الادب / باب قول الله تعالى: ﴿يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين﴾، ح:٦٠٩٥.

2 مسلم / كتاب الايمان / باب بيان خصال المنافق، ح:٥٨.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بات چیت کے آداب

1 آپ ﷺ نے بات کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کی تعلیم فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ كَلَامٍ لَا يُبْدَأُ فِيْهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ فَهُوَ أَجْذَمُ)) [1]

''جو بات اللہ تعالیٰ کی حمد کیے بغیر شروع کی جائے وہ برکت سے محروم رہتی ہے۔''

2 آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)) [2]

''جہنم سے بچو، خواہ آدھی کھجور (صدقہ کر کے) اور اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کہہ کر۔''

اس میں کوئی شک نہیں کہ اچھی بات سے اچھے ثمرات و نتائج ہی برآمد ہوتے ہیں۔

3 آپ ﷺ نے مسکراہٹ 'امر بالمعروف و نہی عن المنکر' دوسروں کی مدد، رستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا اور مسلمانوں کے ساتھ تعاون کرنا اور اس جیسی دوسری نیکیوں کا ذکر اپنی اس حدیث میں فرمایا ہے:

((تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيْكَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيْ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِمَاطَتُكَ

[1] ابو داؤد/ كتاب الأدب/ باب الهدى فى الكلام، ح:٤٨٤٠ (اسنادهٔ ضعيف).

[2] بخاری/ كتاب الأدب/ باب طيب الكلام، ح:٦٠٢٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ دَلْوِ أَخِيْكَ صَدَقَةٌ)) ❶

''تیرا اپنے مسلمان بھائی سے مسکرا کر ملنا صدقہ ہے، تیرا نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے، بھولے بھٹکے کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے، نابینا شخص کی رہنمائی کرنا بھی تیرے لیے صدقہ ہے، راستے سے پتھر، کانٹا یا ہڈی ہٹانا بھی تیرے لیے صدقہ ہے اور اپنے برتن سے بھائی کے برتن میں کچھ ڈال دینا بھی صدقہ ہے۔''

❹ آپ ﷺ نے دو غلے شخص کو منافق اور اس عمل کو بدترین جرم قرار دیا ہے وہ جو لوگوں کے درمیان فتنہ ڈالتا ہے:

((تَجِدُ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذُوالوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)) ❷

''تم قیامت کے دن سب سے بدتر دو چہروں والے کو پاؤ گے جو کچھ لوگوں کے سامنے ایک رُخ سے آتا ہے اور دوسروں کے سامنے دوسرے رُخ سے جاتا ہے۔''

(یعنی جس کے پاس بیٹھتا ہے اس کے مطلب کی بات کرتا ہے۔)

❺ آپ ﷺ نے دوسرے مسلمانوں پر حسب و نسب کی بنیاد پر فخر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

((اِثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ: اَلطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ)) ❸

''دو صفتوں کی وجہ سے لوگ کفر تک پہنچ سکتے ہیں، نسبوں میں طعن و تشنیع کرنا

---

❶ ترمذی/ كتاب البر والصلة، باب ما جاء في صنائع المعروف، ح:١٩٥٦ اور صحیح ابن حبان: ٥٣٠.

❷ بخاری/ کتاب الادب/ باب ما قيل في ذي الوجهين، ح:٦٠٥٨.

❸ مسلم/ کتاب الایمان/ باب اطلاق اسم الکفر علی الطعن فی النسب والنیاحة، ح:٦٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور میت پر نوحہ کرنا۔"

6 آپ ﷺ نے لعن طعن کرنے اور دوسرے مسلمانوں کو کافر کہنے کو قبیح جرم قرار دیا ہے اور اسے مسلمان کو قتل کرنے کے مترادف قرار دیا ہے۔

((...........وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِناً فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِناً فَهُوَ كَقَتْلِهِ)) 1

"جس نے کسی مسلمان پر لعنت بھیجی تو یہ اس کو قتل کرنے کی طرح ہے اور جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے تو ایسے ہے جیسے اسے قتل کیا۔"

7 گالی گوچ کرنے سے بھی رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے:

((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ)) 2

"مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔"

8 آپ ﷺ نے زمانے کو گالی دینے سے منع فرمایا ہے:

((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ يَاخَيْبَةَ الدَّهْرِ ، فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ)) 3

"تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ "ہائے زمانے کی بربادی" کیونکہ زمانہ تو اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔"

9 جس چیز کی شریعت نے قسم کھانے کی اجازت نہیں دی اس سے بچنا ضروری ہے:

((مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِباً فَهُوَ كَمَا قَالَ......)) 4

"جس نے اسلام کے سوا (کسی اور مذہب کی) جھوٹی قسم کھائی تو وہ ایسا ہی ہو جاتا ہے جس کی اس نے قسم کھائی ہے۔"

(کسی مذہب کی قسم کھانے سے مراد یہ ہے کہ مثلاً یوں کہا جائے کہ اگر میں نے فلاں کام کیا تو میں یہودی یا عیسائی ہو جاؤں وغیرہ وغیرہ۔ مترجم)

1 بخاری/ كتاب الادب/ باب ما ينهى من السباب واللعن، ح:٦٠٤٥، مسلم:١١٠.

2 بخاری/ كتاب الادب/ باب ما ينهى من السباب واللعن، ح: ٦٠٤٤، مسلم:٦٤.

3 بخاری/ كتاب الادب/ باب لا تسبوا الدهر، ح:٦١٨٢.

4 بخاری/ كتاب الادب/ باب من كفر أخاه من غير تاويل فهو كما قال، ح:٦١٠٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

10 ہنسنے اور مسکرانے میں اعتدال سے کام لینا چاہیے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا يَتَبَسَّمُ)) [1]

''میں نے نبی ﷺ کو کبھی ایسے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ کے حلق کا کوا دکھائی دیتا ہو (بلکہ) آپ ﷺ صرف مسکراتے تھے۔''

11 ارشاد و تقریر اور وعظ وغیرہ میں غلطی کرنے والے کا نام لے کر اسے رسوا نہیں کرنا چاہیے بلکہ اشارے سے بات سمجھانی چاہیے۔ کیونکہ آپ ﷺ جب کسی کی غلطی کی اصلاح فرمانا چاہتے، تو اس کا نام نہیں لیتے تھے۔ بلکہ اشارے سے کام لیتے۔ جیسے ایک مرتبہ آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اس میں یہ الفاظ استعمال فرمائے:

((مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ)) [2]

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اس کام سے پرہیز کرتے ہیں، جو میں کرتا ہوں۔''

(یعنی جس بندے کی غلطی ہو، سب کے سامنے اس کا نام نہ لیا جائے بلکہ اس طرح کہا جائے کہ: ''لوگ ایسے کرتے ہیں)۔''

www.KitaboSunnat.com

[1] بخاری/ کتاب الادب/ باب التبسم والضحك، ح:٦٠٩٢.

[2] بخاری/ کتاب الادب/ باب من لم یواجه الناس بالعتاب، ح:٦١٠١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گفتگو میں الفاظ کے استعمال کے آداب

❶ مہمان کا خندہ پیشانی سے خیر مقدم کیا جائے اور محبت کا اظہار کرتے ہوئے اسے خوش آمدید کہا جائے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ عبدالقیس کے وفد کی آمد پر فرمایا:
((مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ)) ❶ ''پس وفد کو خوش آمدید''۔

❷ دل لگی اور اظہارِ محبت کے لیے کسی کے نام کے آخر سے حرف حذف کرنا جائز ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:
((يَاعَائِشْ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ......)) ❷
''اے عائش! یہ جبریل علیہ السلام ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں۔''
یعنی آپ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو عائش کہہ کر مخاطب فرمایا۔

❸ اچھے الفاظ کا چناؤ کرنا چاہیے حتی کہ کنیت اور نام رکھنے میں بھی اس بات کا لحاظ رکھا جائے۔ اگر کسی کی اولاد نہ ہو یا غیر شادی شدہ ہو تب بھی خیر و برکت کی اُمید رکھتے ہوئے اور نیک شگون لیتے ہوئے کنیت رکھی جاسکتی ہے۔ حمزہ بن صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے صہیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تو نے اپنی کنیت ابو یحییٰ کیوں رکھی ہے؟ حالانکہ تیرا تو کوئی بیٹا نہیں؟ وہ کہنے لگے: میری یہ کنیت ابو القاسم (رسول اللہ ﷺ) نے رکھی ہے۔'' ❸

❹ اپنے سے چھوٹے مسلمان بھائی کو پیار سے ''اے میرے بیٹے!'' کہنا بھی درست ہے۔
خادمِ رسول ﷺ، انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:
((يَا بُنَيَّ)) ''اے میرے بیٹے!'' ❹

---

❶ بخاری/ کتاب الادب/ باب قول الرجل مرحبا، ح:٦١٧٢.
❷ ایضاً، باب من دعا صاحبه فنقص من اسمه حرفاً، ح:٦٢٠١.
❸ ابن ماجه/ کتاب الآداب/ باب الرجل یکتنی قبل ان یولد له، ح:٣٧٣٨.
❹ مسلم/ کتاب الآدب/ باب جواز قوله لغير ابنه : يابنی، ح:٢١٥١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

5 اسی طرح شفقت اور مہربانی کا اظہار کرتے ہوئے یوں کہنا بھی جائز ہے کہ ''میں تجھ پر قربان'' یا ''میری جان تجھ پر نثار''۔ یہ اسے کہنا چاہیے جو اس کا حقدار اور اہل ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی کے لیے اپنے آپ کو قربان کرنے کا لفظ کہتے نہیں سنا، سوائے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے: ((إِرْمِ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي)) [1] ''تیر پھینک، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔'' (یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گمان کے مطابق غزوۂ اُحد کا واقعہ ہے)

6 چھوٹے بچوں کے ساتھ بھی شفقت اور پیار محبت سے پیش آنا چاہیے۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حسنِ اخلاق میں سب لوگوں سے بڑھ کر تھے، ابو عمیر نامی میرا ایک بھائی تھا۔ میرا خیال ہے کہ وہ ماں کا دودھ پینا چھوڑ چکا تھا اس کی چڑیا مر گئی تھی۔ نبی کریم ﷺ جب تشریف لائے تو فرمایا: ((يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ)) [2] ''اے ابو عمیر! تیری چڑیا نے کیا کیا؟'' اس چڑیا سے وہ کھیلا کرتا تھا، آپ ﷺ نے مزاحاً اسے یہ فرمایا۔

7 خیر و برکت کے لیے نبی ﷺ کے نام پر بچوں کا نام (محمد) رکھنا بھی جائز ہے البتہ آپ ﷺ کی کنیت (ابو القاسم) رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((سَمُّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِي)) [3]

''میرے نام (یعنی محمد) پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔''

اس لیے ابو القاسم کنیت رکھنا جائز نہیں ہے۔

8 رسول اللہ ﷺ نے اچھے نام رکھنے کا حکم دیا ہے:

((إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوْا

1 بخاري/ كتاب الادب/ قول الرجل فداك ابي و امي ....، ح:٦١٨٤.
2 بخاري/ كتاب الادب/ باب الكنية للصبي......، ح:٦٢٠٣.
3 بخاري/ كتاب الادب/ باب قول النبيّ: سمّوا باسمي......، ح:٦١٨٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَسْمَاءَ كُمْ)) ❶

''تم قیامت کے دن اپنے اور اپنے باپ کے نام سے پکارے جاؤ گے اس لیے اپنے اچھے نام رکھا کرو۔''

❾ اپنے لیے، اپنی اولاد اور مال کے لیے بددعا کرنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے:

((لَا تَدْعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى خَدَمِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللهِ سَاعَةَ نَيْلٍ فِيْهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيْبَ لَكُمْ)) ❷

''اپنے لیے، اپنی اولاد کے لیے اپنے خادموں کے لیے اور اپنے مال کے لیے بددعا مت کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ کی طرف سے دعا کی قبولیت کا وقت ہو اور وہ تمہاری اس بددعا کو قبول کر لے۔''

❿ نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو تعلیم دی ہے کہ اچھے الفاظ استعمال کریں۔ جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِيْ)) ❸

''تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس پلید ہو گیا ہے بلکہ یہ کہے کہ میرا نفس پریشان ہو گیا ہے۔''

⓫ ''دفع ہو جا'' یا ''دور ہو جا'' یہ الفاظ کسی فاسق، باغی، کافر یا نافرمان کے لیے ہی استعمال کرنے چاہئیں۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ابن صیاد سے کہا جو کہ غیب کا دعویٰ کرتا تھا اور لوگ سمجھتے تھے کہ یہ مسیح دجال ہے۔ آپ ﷺ نے اس کی حقیقت لوگوں کے سامنے واضح فرما دی جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ﴾ [الدخان:١٠]

''آپ اس دن کے منتظر رہیے جب کہ آسمان ظاہر دھواں دے گا۔''

---

❶ [ضعيف] ابوداؤد/ كتاب الادب/ باب في تغيير الأسماء، ح:٤٩٤٨۔

❷ ابوداؤد/ كتاب الصلوة/ باب النهى ان يدعو الانسان على اهله وماله، ح:١٥٣٢۔

❸ بخارى/ كتاب الادب/ باب لا يقل خبثت نفسى، ح:٦١٧٩۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور آپ ﷺ نے اس سے فرمایا:

((قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا فَمَا هُوَ قَالَ: الدُّخُ قَالَ: اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ)) [1]

''میں نے تمہارے لیے ایک بات اپنے دل میں چھا رکھی ہے، بتا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: وہ 'دخ' ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دور ہو جا، تو اپنی حیثیت سے آگے ہرگز نہ بڑھے گا۔''

[1] بخاری/ کتاب الأدب، باب قول الرجل للرجل اخسا، ح: ٦١٧٢. اور مسلم/ کتاب الفتن/ باب ذکر ابن صیاد، ح: ٢٩٢٤.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

باہم گفتگو کے آداب

1 درست اور سچی بات کی جائے ورنہ ایسی بات سے خاموشی اختیار کرنا ہی بہتر ہے، جس کا کوئی فائدہ نہ ہو۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((......مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْلِيَصْمُتْ)) [1]

''جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ درست بات کرے ورنہ خاموش رہے۔''

2 سچی بات کی جائے اور جھوٹ سے اجتناب کیا جائے اس لیے کہ سچائی جنت کی راہ ہے اور جھوٹ جہنم کی طرف لے جانے والا ہے۔ ارشادِ نبوی ہے:

((إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يَكُوْنَ صِدِّيْقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبُ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا)) [2]

''یقیناً سچ نیکی کی طرف راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کو لے جاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کی راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کو لے جاتی ہے، ایک آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتی کہ اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔''

---

1 بخاری/ کتاب الادب / باب اکرام الضیف وخدمته ایاه بنفسه، ح:٦١٣٦.

2 بخاری/ کتاب الادب / باب قول الله تعالی: ﴿یا أیها الذین أمنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین﴾ ح: ٦٠٩٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3 "میرا خیال ہے......" یہ الفاظ اس وقت استعمال کرنے چاہئیں جب انسان کو اپنی بات پر یقین ہو۔ ابو مرہ جو کہ اُمِ ہانی کے غلام ہیں، کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر ام ہانی، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں......اور عرض کرنے لگیں:

((زَعَمَ ابْنُ اُمِّی اَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلاً قَدْ اَجَرْتُهُ فُلَانُ بْنُ هُبَیْرَةَ)) 1

"میرے بھائی (علی رضی اللہ عنہ) کا خیال ہے کہ وہ ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے جسے میں نے امان دے رکھی ہے یعنی فلاں بن ہبیرہ"

اس کے جواب میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ام ہانی! جسے تم نے امان دی اسے ہم نے بھی امان دی۔"

جب بات کا یقین نہ ہو تو اٹکل پچو لگاتے ہوئے یوں ہی یہ الفاظ (میرا خیال ہے) استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((بِئْسَ مَطِیَّةُ الرَّجُلِ: زَعَمُوْا)) 2

"انسان کا زَعَمُوْا تکیہ کلام مذموم ہے اٹکل پچو لگانا آدمی کی سب سے بری سواری ہے۔"

4 نبی کریم ﷺ نے زیادہ بولنے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ زیادہ بولنے سے غلطی اور جھوٹ کا احتمال بھی بڑھے گا۔ اور آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا اَنْ یُحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ)) 3

"آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات (بغیر تحقیق کیے) بیان کر دے۔"

5 نبی کریم ﷺ نے باعث فتنہ و فساد بات کو آگے بیان کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح بے مقصد کاموں میں مال خرچ کرنے، بغیر ضرورت کے کثرت سے

---

1 بخاری / کتاب الادب / باب ما جاء فی: زعموا، ح:٦١٥٨.

2 ابو داؤد / کتاب الأدب / باب قول الرجل زعموا، ح٤٩٧٢.

3 مسلم، مقدمه، ح:٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال کرنے اور لوگوں کو دینے کی بجائے ان کے مالوں پر نظر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَالْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَّهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ ، كَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ)) ❶

''اللہ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا، ان کے حقوق ادا نہ کرنا اور ان سے ناحق مطالبات کرنا، حرام قرار دیا ہے۔ اور اس نے تمہارے لیے فضول باتیں کرنا، کثرت سے سوال کرنا اور مال کو ضائع کرنا ناپسند کیا ہے۔''

❻ نبی کریم ﷺ نے جھوٹ بولنے، فضول بحث کرنے اور جھگڑنے سے بھی منع فرمایا ہے اور حسن اخلاق کو اپنانے کی ترغیب دلائی ہے جس کے نتیجے میں جنت انسان کا مقدر بن جاتی ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا وَبِبَيْتٍ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ)) ❷

''حق پر ہوتے ہوئے لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرنے والے شخص کو میں جنت کے اطراف میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں اور ایسا شخص جو مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولے اس کے لیے جنت کے وسط میں اور اچھے اخلاق کے مالک شخص کو جنت کے بلند مقامات پر گھر کی ضمانت دیتا ہوں۔''

❼ نبی اکرم ﷺ نے شرم و حیا کا دامن تھامنے اور سخت گفتگو، فحش کلامی اور بدزبانی سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

((اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ

❶ بخاری/ کتاب الادب/ باب عقوق الوالدين من الكبائر، ح:٥٩٧٥.

❷ ابو داؤد/ کتاب الأدب/ باب فی حسن الخلق، ح:٤٨٠٠.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ)) ❶

''حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جانے والا ہے جبکہ بدزبانی (فحش گوئی) جفا ہے اور جفا جہنم میں لے جانے والی ہے۔''

❽ رسول اللہ ﷺ نے غیبت اور بہتان تراشی سے بھی منع فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

((أَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟ قَالُوا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُوْلُ؟ قَالَ: إِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ)) ❷

''کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے بھائی کا اس طرح کسی سے تذکرہ کرے جسے وہ ناپسند کرے۔ صحابہ نے کہا: کیا اگر جو میں کہہ رہا ہوں وہ میرے بھائی میں موجود ہو (تب بھی یہ غیبت ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: اگر جو تو نے کہا ہے وہ اس میں ہو تو پھر یہ غیبت ہوگی اور اگر اس میں وہ چیز نہ ہو (جسے تو دوسروں کو بتاتا پھرتا ہے) تو پھر تو اس پر بہتان باندھ رہا ہے۔''

اس حدیث سے عیاں ہے کہ دوسروں کے عیوب پر پردہ ڈالنا چاہیے اور ہر کس و ناکس کے سامنے ہر مجلس میں اپنے بھائیوں کی خامیاں نہیں بتانی چاہئیں۔ کیونکہ یہ غیبت کے زمرے میں آتا ہے۔ غیبت کی تعریف میں یہ بات شامل ہے کہ جس شخص کی برائی کسی دوسرے کے سامنے بیان کی جارہی ہے وہ برائی اس میں موجود ہو ورنہ تو یہ بہتان اور الزام تراشی ہوگی جو کہ دوگنا جرم ہے۔

❾ چغل خوری سے بھی آپ ﷺ نے بڑی شدت سے منع فرمایا ہے اور چغل خور کا

❶ ابن ماجه/ كتاب الزهد/ باب الحياء ، ح:٤١٨٤ ، ترمذي:٢٠٠٩.

❷ مسلم/ كتاب البر والصلة / باب تحريم الغيبة ، ح:٢٥٨٩.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

انجام بڑا خطرناک بیان فرمایا ہے۔ایک مرتبہ آپ ﷺ دو قبروں پر سے گزرے جن کو عذاب ہورہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرَةٍ وَإِنَّهُ لَكَبِيْرٌ۔ ثُمَّ ذَكَرَ مِنْهُمَا ۔ وَكَانَ الآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيْمَةِ)). 1

''انہیں عذاب ہورہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہورہا۔ ان میں سے ایک کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ یہ لوگوں کی چغلی کیا کرتا تھا۔''

آپ ﷺ کے فرمان سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ چغل خوری کوئی چھوٹا گناہ نہیں بلکہ کبیرہ گناہ ہے۔(لفظ بَلٰی آپ ﷺ نے کلامِ سابق کی تصحیح کرتے ہوئے فرمایا ہے۔)

10 رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو غلط بیانی اور جھوٹی گواہی دینے سے منع فرمایا ہے۔ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ وَذَكَرَ مِنْهَا ، وَكَانَ مُتَّكِأً فَجَلَسَ وَقَالَ: أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ)) 2

''کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ آپ ﷺ ٹیک لگا کر بیٹھے تھے پھر آپ ﷺ سیدھے بیٹھ گئے اور (سب سے بڑے گناہوں میں سے) ایک یہ بتایا کہ : خبردار ہو جاؤ جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی ۔ آپ ﷺ اسے مسلسل دھراتے رہے حتی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے سوچا کہ آپ ﷺ خاموش نہیں ہوں گے۔''

آپ ﷺ کا ٹیک چھوڑ کر سیدھے بیٹھ جانا، اس مسئلے کی عظمت کی دلیل ہے۔

11 کثرت کے ساتھ باآواز بلند ہنسنے اور قہقہے لگانے سے بھی رسول اللہ ﷺ نے منع

1 بخاری/ کتاب الادب/ باب النمیمة من الکبائر ، ح:٦٠٥٥.اور٢١٦ ، مسلم/ کتاب الطهارة/ باب الدليل على نجاسة البول ، ح:٢٩٢.

2 بخاری/ کتاب الادب/ باب عقوق الوالدين من الكبائر ، ح:٥٩٧٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا ہے۔عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَضْحَكَ الرَّجُلُ مِمَّا يَخْرُجُ مِنَ الْأَنْفُسِ)) ❶

''رسول اللہ ﷺ نے کسی کی ہوا خارج ہونے پر ہنسنے سے منع فرمایا ہے۔''

یعنی گوز کی آواز سن کر ہنسنا اور مذاق بنالینا آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

اسی طرح لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا بھی جائز نہیں۔آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((وَيْلٌ لِلَّذِیْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ)) ❷

''تباہی و بربادی ہے اس شخص کے لیے جو دوسروں کو ہنسانے کی خاطر جھوٹ بولتا ہے۔بربادی ہے اس کے لیے، بربادی ہے اس کے لیے۔''

---

❶ بخاری/ کتاب الادب/ باب قول اللہ تعالىٰ : ﴿يا أيها الذين امنوا لا يسخر قوم من قوم﴾ ح:٦٠٤٢.

❷ ابو داؤد/ کتاب الادب/ باب التشديد فی الكذب، ح:٤٩٩٠ ، ترمذی:٢٣١٥.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مجلس کے آداب

❶ شرکائے مجلس کا احترام کیا جائے اور کسی کو اس کی نشست سے اُٹھا کر اس کا حق نہ چھینا جائے۔ ہاں اگر کوئی بڑا شخص (جیسے اُستاد یا مدرس وغیرہ) آئے تو اس کو جگہ دینی چاہیے۔ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوا)) ❶

''کوئی شخص کسی کو اس کی جگہ سے نہ اُٹھائے کہ خود وہاں بیٹھ جائے بلکہ (آنے والے کو) جگہ دے دیا کرو اور فراخی کر دیا کرو۔''

❷ جب کوئی اپنی جگہ سے ضرورت کے لیے کھڑا ہو کہ پھر دوبارہ آئے تو وہی اس جگہ کا زیادہ حق دار ہے کیونکہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ)) ❷

''جب کوئی اپنی جگہ سے (ضرورت کے لیے) اُٹھے اور پھر لوٹ کر آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حق دار ہے۔''

❸ دو بندوں کے درمیان ان کی رضا مندی کے بغیر نہ بیٹھا جائے۔آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

((لَا يَجْلِسُ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا)) ❸

---

❶ بخاری/ كتاب الادب/ باب لا يقيم الرجل الرجل من مجلسه ، ح:٦٢٦٩.اور مسلم/ كتاب السلام/ باب تحريم اقامة الانسان من موضعه، ح:٢١٧٧ واللفظ له.

❷ مسلم/ كتاب السلام/ باب اذا قام من مجلسه ثم عاد فهو احق بها، ح:٢١٧٩.

❸ ابو داؤد/ كتاب الأدب/ باب في الرّجل يجلس بين الرجلين بغير إذنهما، ح: ٤٨٤٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’دو اشخاص کے درمیان مت بیٹھو۔ہاں ان دونوں سے اجازت لے کر (بیٹھ سکتے ہو)‘‘

❹ رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کو تیسرے کی موجودگی میں باتیں کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس سے تیسرا شخص یہ خیال کرے گا کہ یہ میرے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔

((إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ)) ❶

’’جب تم تین ساتھی ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کیا کرو۔ اس سے (تیسرے ساتھی کو) تکلیف ہوگی۔‘‘ (وہ سمجھے گا کہ شاید یہ میرے بارے میں باتیں کر رہے ہیں)

❺ کسی کی بات چپکے چپکے کان لگا کر سننا مناسب نہیں۔آپ ﷺ کا فرمان ہے

((......وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ أَوْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ......)) ❷

’’جو شخص دوسرے لوگوں کی باتیں سننے کے لیے کان لگائے جو اسے ناپسند کرتے یا اس سے بھاگتے ہیں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔‘‘

❻ حلقۂ مجلس کے درمیان میں بیٹھنے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ)) ❸

---

❶ بخاری/ کتاب الادب/ باب اذا کانوا اکثر من ثلاثة فلا باس بالمسارة والمناجاة، ح: ٦٢٩٠. اور مسلم/ کتاب السلام/ باب مناجاة اثنين دون الثالث، ح: ٢١٨٤. واللفظ له.

❷ بخاری/ کتاب التعبیر/ باب من کذب فی حلمه، ح:٧٠٤٢.

❸ [ضعیف] ابو داؤد/ کتاب الأدب/ باب الجلوس وسط الحلقة، ح:٤٨٢٦.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”رسول اللہ ﷺ نے حلقے کے درمیان میں بیٹھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔“

اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر حلقے کے درمیان میں جا بیٹھے اور لوگوں کو تکلیف دے حالانکہ اسے گھیرے ہی میں بیٹھنا چاہیے تھا یا وہ لوگوں کے درمیان میں اس طرح جا کر حائل ہو جائے کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھ نہ سکیں۔

7 اسی طرح آپ ﷺ نے دھوپ اور سائے کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ شیطان ایسی جگہ بیٹھتا ہے۔ (دھوپ اور سائے کے درمیان بیٹھنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان آدھا دھوپ اور آدھا سائے میں بیٹھے)

((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الشَّمْسِ ـ قَالَ مِخْلَدٌ: فِي الْفَيْءِ ـ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ وَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ)) [1]

”جب کوئی دھوپ میں بیٹھا ہو پھر سایہ اس سے ہٹ جائے اور وہ کچھ دھوپ میں ہو اور کچھ سائے میں ہو تو اسے اُٹھ جانا چاہیے۔“

8 لوگوں کے مقام اور مرتبے کے مطابق ان کا احترام کیا جائے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ)) [2]

”لوگوں کے ساتھ ان کی حیثیت کے مطابق پیش آؤ۔“

9 جتنا ہو سکے دوسرے مسلمانوں کی عزت کرنی چاہیے خصوصاً عالی مقام اور معزز لوگوں کی۔

((إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ)) [3]

”جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی عزت کرو۔“

10 مجلس کا اختتام ”کفارہ مجلس کی دُعا“ سے کرنا چاہیے تاکہ مجلس میں اگر کوئی غلطی،

---

[1] ابو داؤد/ کتاب الأدب، باب فی الجلوس بین الشمس والظل ح:٤٨٢١.

[2] ابو داؤد/ کتاب الادب باب فی تنزیل الناس منازلهم، ح:٤٨٤٢،

[3] ابن ماجه/ کتاب الآداب/ باب اذا اتاکم کریم قوم فأکرموه، ح:٣٧١٢.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کوتاہی ہوئی ہو تو معاف ہو جائے۔ کفارہ مجلس کے الفاظ یہ ہیں:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ)) [1]

"اے اللہ! تو اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔"

[1] ابو داؤد/ كتاب الآداب/ باب فى كفارة المجلس، ح: ٤٨٥٧. ترمذى: ٣٤٣٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلام کے آداب

❶ سوار، پیدل چلنے والے کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ کو سلام کریں۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

((يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ)) ❶

''سوار شخص، پیادے کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے لوگ زیادہ کو سلام کریں۔''

❷ چھوٹا بڑے کو سلام کرے، ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ......)) ❷

''چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔''

❸ کسی سے جان پہچان ہو یا نہ ہو، ہر کسی کو سلام کرنا چاہیے۔ کیونکہ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا سلام بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((......وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَعَلَى مَنْ لَمْ تَعْرِفْ)) ❸

''تو اسے بھی سلام کہہ جسے تو جانتا ہے اور اسے بھی جسے تو نہیں جانتا۔''

❹ اہل کتاب کو سلام کرنے کے بارے میں نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

((لَا تَبْدَؤُوا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارىٰ بِالسَّلَامِ فَإِذَا لَقِيْتُم أَحَدَهُمْ

---

❶ بخاری/ كتاب الاستئذان/ باب يسلم الراكب على الماشي، ح:٦٢٣٢.

❷ بخاری/ كتاب الاستئذان/ باب تسليم القليل على الكثير، ح:٦٢٣١.

❸ بخاری/ كتاب الاستئذان/ باب السلام للمعرفة وغير المعرفة، ح:٦٢٣٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِي الطَّرِيْقِ فَاضْطَرُّوْهُ إِلٰى أَضْيَقِهِ)) ❶

”یہودیوں اور نصرانیوں سے سلام میں پہل نہ کرو، اگر وہ تمہیں رستے میں مل جائیں تو انہیں تنگ راستے کی طرف مجبور کر دو۔“

❺ آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق مصافحہ کرنا گناہوں کی بخشش کا سبب ہے۔

((مَامِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا)) ❷

”جب بھی دو مسلمان ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

❻ بڑے اور معزز شخص کا احتراماً ہاتھ چومنا بھی جائز ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”ہم نے نبی ﷺ کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔“ ❸

❼ جب فتنے اور نقصان کا ڈر نہ ہو تو رخسار چومنا بھی جائز ہے۔ براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ جب مدینے آیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا (ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی) بخار کی وجہ سے لیٹی ہوئی تھیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تیرا کیا حال ہے؟ اور ان کی گال پر بوسہ دیا۔“ ❹

❽ رسول اللہ ﷺ نے بچوں کے ساتھ شفقت کرنے کی ترغیب دلائی ہے اور بچوں کو پیار سے چومنا اور انہیں سلام کرنا بھی اسی میں شامل ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک اعرابی (بدو) نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: ”آپ ﷺ بچوں کو چومتے ہیں ہم تو ایسا نہیں کرتے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَوَ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ)) ❺

❶ مسلم / كتاب السلام / باب النهي عن ابتداء اهل الكتاب بالسلام، ح:٢١٦٧.

❷ ابو داؤد / كتاب الأدب / باب في المصافحة، ح:٥٢١٢.

❸ [ضعيف]ابو داؤد / كتاب الأدب / باب في قبلة اليد، ح:٥٢٢٣، ابن ماجه: ٣٧٠٤.

❹ ابو داؤد / كتاب الأدب / باب في قبلة الخد، ح:٥٢٢٢.

❺ بخاری / كتاب الادب / باب رحمة الولد تقبيله ومعانقته، ح:٥٩٩٨.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحم نکال دیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔''

اسی طرح بچوں کو سلام کرنا بھی شفقت اور محبت کی نشانی ہے۔ تاکہ وہ چھوٹی عمر ہی سے سلام کرنے کے عادی ہو جائیں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کہا۔ ❶

❶ مسلم/ كتاب السلام/ باب استحباب السلام على الصبيان، ح:۲۱۶۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حصولِ علم کے آداب

❶ علم کا راستہ جنت کا راستہ ہے۔

((مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْماً سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ)) ❶

''جو شخص علم کی طلب میں سفر کرے اللہ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔''

❷ علم کا حصول خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو اور دکھاوا یا شہرت مقصود نہ ہو۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيْبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❷

''جو علم اللہ کی رضا مندی کے لیے سیکھنا چاہیے، اگر کوئی شخص اسے دنیا حاصل کرنے کے لیے سیکھے تو وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گا۔''

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِغَيْرِ اللّٰهِ أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللّٰهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)) ❸

''جو غیر اللہ کے لیے علم سیکھے یا علم سیکھ کر اس کا ارادہ اللہ کی رضا کے علاوہ کچھ اور ہو تو وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنا لے۔''

❸ کسی کے پاس سوال کے لیے کوئی آئے یا تعلیم حاصل کرنے آئے تو اس سے علم

---

❶ ابو داؤد/ کتاب العلم/ باب فی فضل العلم، ح: ٣٦٤١.

❷ ابو داؤد کتاب العلم باب فی طلب العلم لغیر الله، ح: ٣٦٦٤.

❸ ترمذی/ کتاب العلم/ باب فی من یطلب بعلمه الدنیا، ح:٢٦٥٥، ابن ماجه:٢٥٨. ضعیف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھپانا منع ہے۔ آپ ﷺ نے اسکے لیے بڑی سخت وعید سنائی ہے:

((مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ ثُمَّ كَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ)) ❶

''جس سے علم کی بابت دریافت کیا جائے اور وہ اسے چھپائے، اسے قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔''

❹ بات کو تین دفعہ دہرانا مسنون ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ)) ❷

''جب نبی کریم ﷺ بات کرتے تو اسے سمجھانے کی غرض سے تین دفعہ دہراتے۔''

❺ جو علم حاصل کیا جائے اس کی لوگوں تک تبلیغ اور نشر و اشاعت واجب ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

((بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً)) ❸

''مجھ سے (حاصل شدہ علم) پہنچا دو اگرچہ ایک آیت ہی ہو۔''

❻ دین اور شرعی احکام کو سیکھنا اور اس میں علمی مہارت حاصل کرنا ایک مومن کا شیوہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ دین کی سمجھ حاصل ہو جانا اللہ کا بہت بڑا انعام ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ)) ❹

''اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔''

❼ قرآن مجید کے متعلق بغیر علم کے گفتگو کرنا درست نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ فِي كِتَابَ اللّٰهِ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ)) ❺

❶ ابو داؤد/ کتاب العلم/ باب کراهية منع العلم، ح:٣٦٥٨، ترمذی: ٢٦٤٩.

❷ بخاری/ کتاب العلم/ باب من اعاد الحديث ثلاثا، ح: ٩٥.

❸ بخاری/ کتاب احاديث الانبياء/ باب ماذكر عن بنی اسرائيل، ح: ٣٤٦١.

❹ بخاری/ کتاب العلم/ باب من يرد الله به خيرا يفقهه فی الدين، ح: ٦١.

❺ [ضعيف] ابو داؤد/ کتاب العلم/ باب الكلام فی كتاب الله بلاعلم، ح:٣٦٥٢، ترمذی: ٣٩٥٢،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرے اگر اس کی رائے درست بھی ہو تب بھی وہ غلطی کا مرتکب ہے۔''

مقصد یہ ہے کہ تفسیر کا یہ طریقہ ہی غلط ہے اگرچہ تفسیر صحیح ہی ہو۔

8 نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل کرنا واجب ہے۔ اسی طرح بدعت سے بچنا اور گمراہ کن اور فاسد عقائد و اعمال کی دعوت دینے سے محتاط رہنا چاہیے۔ نبی کریم ﷺ کے خطبہ کے الفاظ میں ہے:

((......أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)) [1]

''اما بعد، یقیناً سب سے بہتر بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے اچھی ہدایت، محمد ﷺ کی ہدایت ہے اور بدترین کام وہ ہیں جو نئے گھڑے جائیں (یعنی بدعات) اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

نیز فرمایا:

((مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا)) [2]

''جو شخص ہدایت کی طرف بلائے اسے ہدایت پر چلنے والوں کے مثل اجر ملے گا اور چلنے والوں کا ثواب کم نہیں ہوگا۔ اور جو شخص گمراہی کی طرف دعوت دے، اس کو گناہ پر چلنے والوں کے مثل گناہ ہوگا بغیر اس کے کہ گناہ کرنے والوں کے گناہ میں کمی کی جائے۔''

9 خوب غور و فکر اور تحقیق کے بعد فتویٰ دینا چاہیے۔ (یا کسی کو دین کا مسئلہ بتانا چاہیے) اس لیے کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

---

1 مسلم/ كتاب الجمعة/ باب تخفيف الصلاة والخطبة، ح:٨٦٧.

2 مسلم/ كتاب العلم/ باب من سنّ سنة حسنة أو سيئة، ح:٢٦٧٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((أَجْرَأُكُمْ عَلَى الْفَتْوَىٰ أَجْرَأُكُمْ عَلَى النَّارِ)) ❶

''تم میں سے جو شخص فتویٰ دینے میں سب سے زیادہ دلیری دکھاتا ہے وہ جہنم میں داخلے کا بھی سب سے زیادہ مستحق ہے۔''

⑩ معاشرے کے بیوقوف اور رذیل لوگوں کو علم نہیں سکھانا چاہیے جو اس کے اہل نہ ہوں۔

((طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَوَاضِعُ الْعِلْمِ فِي غَيْرِ أَهْلِهِ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيرِ الْجَوْهَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ)) ❷

''علم کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے اور نا اہل کو علم پڑھانا ایسا ہے جیسے ہیرے جواہرات اور سونے کا ہار خنزیر کے گلے میں ڈال دیا جائے۔''

⑪ دورانِ تدریس کرسی پر بیٹھنا جائز ہے، ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ایک اجنبی آدمی ہوں، اپنے دین کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں، نہیں جانتا کہ میرا دین کیا ہے۔ (ابو رفاعہ کہتے ہیں) رسول اللہ ﷺ خطبہ چھوڑ کر میری طرف متوجہ ہوئے تو ایک کرسی لائی گئی، میرا خیال ہے کہ اس کے پائے لوہے کے تھے۔ رسول اللہ ﷺ اس پر بیٹھے اور مجھے اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ دین سمجھانا شروع کر دیا۔ ❸

⑫ تصنیف و تالیف کے دوران مؤلف کو جہاں تک ممکن ہو سکے ترتیب اور تہذیب کا لحاظ رکھنا چاہیے تاکہ پڑھنے والا زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھا سکے۔

⑬ خواب کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے یہ تعلیم دی ہے کہ خواب اسی کو سنایا

---

❶ دارمی، مقدمه/ باب الفتيا وما فيه من الشدة، ح:١٥٧.

❷ [ضعيف جداً] ابن ماجه/ كتاب فى الإيمان/ باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، ح:٢٢٤)

❸ مسلم، كتاب الجمعة، باب حديث التعليم فى الخطبة، ح:٨٧٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے جو اس کی تعبیر کرنا جانتا ہو کیونکہ جیسے اس کی تعبیر کی جاتی ہے وہ ویسے ہی واقع ہو جاتا ہے۔اسی لیے برا خواب کسی سے ذکر نہیں کرنا چاہیے۔ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((الرُّؤْيَا عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَالَمْ تُعْبَرْ فَإِذَا عُبِرَتْ وَقَعَتْ)) [1]

"خواب کی جب تک تعبیر نہ ہو وہ پرندے کے پاؤں پر ہے اور جب تعبیر کی جاتی ہے تو واقع ہوتی ہے۔"

راوی کا خیال ہے کہ نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ خواب کو صرف دوست یا صاحبِ عقل کے سامنے بیان کیا جائے۔

❀ ❀ ❀

[1] ابن ماجه/ كتاب تعبير الرؤيا/ باب الرؤيا اذا عبّرت وقعت فلا يقصّها إلا على وادّ، ح: ٣٩١٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسجد کے آداب

❶ مسجد میں داخلے کے وقت اور نکلتے وقت احادیث سے ثابت دعائیں پڑھنی چاہئیں۔ داخلے کے وقت: ((اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) ''اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔'' اور نکلتے وقت: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)) ''اے اللہ! میں آپ سے آپ کے فضل کا سوال کرتا ہوں۔'' پڑھنی چاہیے۔ ❶

❷ مسجد میں داخل ہوکر ''تحية المسجد'' ادا کرنی چاہیے۔ کیونکہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ)) ❷
''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہوتو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔''

❸ مسجد کو گندگی وغیرہ سے صاف رکھنا چاہیے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((مَنْ أَخْرَجَ أَذًى مِنَ الْمَسْجِدِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) ❸
''جو شخص مسجد سے تکلیف دہ شے کو نکالتا ہے اللہ اس کا گھر جنت میں بناتے ہیں۔''

اور فرمایا:

((.....وَعُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ)) ❹
''مجھ پر میری اُمت کے اجر پیش کیے گئے حتی کہ تنکے کا اجر بھی جو کہ کوئی شخص

---

❶ مسلم/ كتاب الصلاة/ باب ما يقول اذا دخل المسجد، ح:٧١٣.
❷ بخاری/ كتاب الصلاة/ باب اذا دخل أحدكم المسجد، ح:٤٤٤، مسلم:٧١٤.
❸ [ضعيف] ابن ماجه/ كتاب المساجد والجماعات/ باب تطهير المساجد، ح:٧٥٧.
❹ [ضعيف] ابو داؤد/ كتاب الصلوٰة/ باب كنس المسجد، ح: ٤٦١، ترمذی:٣٩١٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(صفائی کی غرض سے) مسجد سے نکالتا ہے۔"

4 نمازی کے آگے سے گزرنا منع ہے۔ فرمایا:

((لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُ بَيْنَ يَدَي الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ)) 1

"اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا یہ جان لے کہ اس پر کتنا گناہ ہوتا ہے تو وہ نمازی کے آگے سے گزرنے کی بجائے چالیس..... کھڑا رہنا اپنے لیے بہتر سمجھے۔"

راوی کا کہنا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ آپ ﷺ نے چالیس دن، چالیس مہینے، یا چالیس سال کہا۔

5 مسجد میں آواز بلند کرنا، نمازیوں کو تنگ کرنا اور ایسے چھوٹے بچوں کو ساتھ لانا بھی مسجد کے آداب کے خلاف ہے۔ جو دوسروں کے لیے پریشانی کا باعث بنتے ہوں۔

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طائف کے رہنے والے دو آدمیوں سے (جو مسجد نبوی میں اونچی آواز سے باتیں کر رہے تھے) کہا: "اگر تم مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیئے بغیر نہ چھوڑتا۔ تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں اپنی آوازیں بلند کرتے ہو؟" 2

6 مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرنا بھی منع ہے:

((مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ: لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا)) 3

"جو کسی شخص کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتا ہوا سنے تو کہے "اللہ اس چیز کو تیری طرف نہ لوٹائے کیونکہ مسجدیں اس کام کے لیے نہیں بنائی گئی ہیں۔"

1 بخاری / کتاب الصلاۃ / باب اثم المار بین یدی المصلی، ح: ٥١٠۔
2 بخاری / کتاب الصلاۃ / باب رفع الصوت فی المساجد ح: ٤٧٠۔
3 مسلم / کتاب المساجد / باب النھی عن نشد الضالۃ فی المسجد، ح: ٥٦٨۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

7 مسجد میں خرید و فروخت کرنا بھی درست نہیں۔

((نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسْجِدِ)) 1

''رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے۔''

8 مسجد میں تھوکنے سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔ آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ، خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا)) 2

''مسجد میں تھوکنا گناہ کا کام ہے اور اس کا کفارہ اسے (مٹی ڈال کر) دفن کرنا ہے۔''

یہ اُس وقت ہے جب مسجد کے فرش پر پتھر اور کنکر ہوں۔ لیکن آج کل تو مختلف طرح کے فرش اور قالین وغیرہ بچھے ہوتے ہیں ان پر تھوک پھینکنا مناسب نہیں اور ادب کا تقاضا ہے کہ اسے تھوک سے محفوظ رکھا جائے۔ (اگر ضروری ہو تو کپڑے وغیرہ پر تھوک لے اور مسل ڈالے)۔

9 جو شخص (کچا) لہسن، پیاز یا گندنا وغیرہ کھائے اور اس کے منہ سے ایسی بو آ رہی ہو جس سے دوسرے لوگوں کو اور فرشتوں کو تکلیف ہو، اسے مسجد میں داخل نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ الثُّوْمِ وَقَالَ مَرَّةً مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُو آدَمَ)) 3

''جو لہسن کھائے، پھر دوسری دفعہ فرمایا جو پیاز، لہسن اور گندنا کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ جس سے انسانوں کو تکلیف پہنچے۔ فرشتے بھی اس سے ایذا محسوس کرتے ہیں۔''

1 ابن ماجه/ كتاب المساجد/ باب ما يكره في المساجد، ح:٧٤٩، ترمذي: ٣٢٢.

2 بخاري/ كتاب الصلاة/ باب كفارة البزاق في المساجد، ح:٤١٥.

3 مسلم/ كتاب المساجد/ باب نهى من أكل ثوماً أو بصلاً، ح:٥٦٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: پیاز لہسن کا یہ حکم سگریٹ وغیرہ کو بھی شامل ہے۔

جناب عبدالرؤف بن عبدالحنان ''القول المقبول شرح و تعلیق صلوٰۃ الرسول ص:۳۱۶ پر لکھتے ہیں:

شیخ منیر دمشقی فرماتے ہیں: کیا کسی کے تصور میں یہ بات آ سکتی ہے کہ سگریٹ پینے والا اس حکم میں داخل نہیں۔ جیسا کہ سب کو معلوم ہے کہ سگریٹ کی بدبو پیاز لہسن کی بو سے کہیں زیادہ اذیت دہ ہے۔ ان دونوں چیزوں کے کھانے میں کسی قسم کا ضرر بھی نہیں۔ جب کہ سگریٹ نوشی کے بہت سے نقصانات ہیں اور اس میں کوئی فائدہ ہے ہی نہیں۔ (نقلاً عن هامش صحيح الترغيب للالباني: ۱/۱۳۲، اضافہ از مترجم)

10 مسجد میں بغیر کسی وجہ کے سونا اور بیٹھنا نہیں چاہیے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كُنَّا نَنَامُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ شَبَابٌ)) [1]

''ہم اللہ کے رسول ﷺ کے زمانے میں مسجد میں سویا کرتے تھے اور ہم جوان تھے۔''

لیکن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مسجد میں نہ رات گزاری جائے اور نہ دن کے وقت سویا جائے اور یہاں جو اجازت ہے وہ اجنبی اور مسافر کے لیے ہے۔

11 جوتے مناسب جگہ پر رکھنے چاہئیں۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَلَا عَنْ يَسَارِهِ فَتَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِ غَيْرِهِ إِلَّا أَنْ لَا يَكُوْنَ عَنْ يَسَارِهِ أَحَدٌ وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ)) [2]

''جب تم میں سے کوئی نماز ادا کرے تو جوتوں کو دائیں یا بائیں نہ رکھے۔ کیونکہ (تمہارا بایاں) دوسرے نمازی کا دایاں ہوگا۔ ہاں اگر بائیں جانب کوئی نمازی نہ ہو تو بائیں جانب رکھ سکتے ہو یا قدموں کے درمیان میں رکھا کرو۔''

[1] بخاري/ كتاب الصلاة/ باب نوم الرجال في المسجد ، ح: ٤٤٠.

[2] ابو داؤد/ كتاب الصلاة/ باب المصلي اذا خلع نعليه اين يضعهما ، ح: ٦٥٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ اس وقت ہے جب جوتوں کے لیے کوئی مخصوص جگہ نہ ہو یا اس کے گم جانے کا خدشہ ہو۔ آج کل تو کام آسان ہے (کیونکہ مسجدوں میں جوتوں کے لیے مخصوص جگہ بنائی جاتی ہے۔) اور بہتر بھی یہی ہے کہ جوتے مسجد سے باہر مخصوص جگہ پر رکھے جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بازار سے متعلقہ آداب

❶ بازار میں داخلے کے وقت دعا پڑھی جائے۔ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت یہ الفاظ کہتا ہے:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) ❶

اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس کے دس لاکھ گناہ معاف کر دیتے ہیں اور جنت میں اس کے لیے ایک گھر بنا دیتے ہیں۔

❷ بائع اور خریدار کو بیع منسوخ کرنے کا اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں۔

((اَلْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا)) ❷

”خریدنے اور بیچنے والے کو اس وقت تک (بیع ختم کر دینے کا) اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔“

یعنی خریدار جب تک دکان میں ہے وہ اپنی چیز واپس کرنے کا اختیار رکھتا ہے، ہاں دوکان سے چلے جانے کے بعد یہ اختیار ختم ہے۔مگر ان دونوں نے کوئی مدت طے کر لی ہو کہ اس وقت تک خریدار کو چیز واپس کرنے کا اختیار ہے تو پھر اور بات ہے۔

❸ ملاوٹ سے اجتناب کرنا چاہیے۔

((......وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا)) ❸

---

❶ [ضعیف]ابن ماجه/ كتاب التجارات/ باب الاسواق ودخولها ، ح:۲۲۳۵.

❷ مسلم/ كتاب البيوع/ باب الصدق فى البيع والبيان ، ح:۱۵۳۲

❸ مسلم/ كتاب الايمان/ باب قول النبى من غشنا، ح:۱۰۱

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”جس شخص نے ہمارے ساتھ دھوکا کیا وہ ہم میں سے نہیں۔“

4 تاجر کو اپنی چیز بیچنے کے لیے بہت زیادہ قسمیں نہیں کھانی چاہیے۔

((إِيَّاكُمْ وَ كَثْرَةَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ)) 1

”تجارت میں بہت زیادہ قسمیں کھانے سے بچو۔ کیونکہ اس سے مال کی حیثیت کم ہو جاتی ہے اور برکت مٹ جاتی ہے۔“

5 پھلوں کو پکنے سے پہلے درختوں پر ہی بیچ دینا درست نہیں۔ فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

((لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَتَذْهَبَ عَنْهُ الْآفَةُ)) 2

”پھل مت بیچو جب تک اس کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے اور آفت چلی جائے۔“

6 انسانوں اور جانوروں کے کھانے پینے کی چیزوں کو خوراک کی کمی کے وقت سٹاک کر کے اس غرض سے رکھ لینا کہ بعد میں مہنگی بیچ دی جائیں، جائز نہیں۔ اسے احتکار کا نام دیا گیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

((لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ)) 3

”صرف گنہگار شخص ہی احتکار کرتا ہے۔“

7 تاجر کے سامان میں اگر کوئی عیب یا نقص ہو تو خریدار کو اس سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ بَاعَ مِنْ أَخِيهِ بَيْعًا فِيهِ عَيْبٌ إِلَّا بَيَّنَهُ لَهُ)) 4

”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اپنے

---

1 مسلم/ كتاب المساقاة/ باب النهي عن الحلف في البيع، ح: ١٦٠٧.

2 مسلم/ كتاب المساقاة/ بابِ النهي عن بيع الثمار، ح: ١٥٣٤.

3 مسلم/ كتاب المساقاة/ باب تحريم الاحتكار في الاقوات، ح: ١٦٠٥.

4 ابن ماجه/ كتاب التجارات/ باب من باع عيباً فليبينه، ح: ٢٢٤٦.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بھائی کو عیب دار چیز بیچے جب تک کہ اس کا عیب بیان نہ کر دے۔"

8 مسلمان بھائی کے سودے پر سودا کرنا جائز نہیں۔

((لَا يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمِ اَخِيْهِ)) 1

"کوئی مسلمان اپنے بھائی کے کیے ہوئے سودے پر سودا نہ کرے۔"

9 جب تاجر اور خریدار کا آپس میں اختلاف ہو جائے اور اس اختلاف کو ختم کرنے کے لیے نہ تو کوئی دوسرا گواہ ہو اور نہ کوئی دلیل تو بیچنے والے کی بات معتبر ہوگی۔

((إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ)) 2

"جب بائع و مشتری میں اختلاف ہو جائے تو بات بائع کی معتبر ہوگی اور مشتری کو اختیار ہوگا" (کہ خواہ وہ بائع کی بات مان کر یہ سودا کرے خواہ مال واپس کر کے سودا ختم کر دے)۔

10 وزن کرتے وقت پورا تولنا چاہیے بلکہ کچھ زیادہ ہی دینا چاہیے۔ حدیث نبوی ﷺ ہے:

((زِنْ وَأَرْجِحْ)) 3 "وزن کر اور پلڑے کو جھکا دے۔"

11 بائع اور تاجر کو ان تمام حرام بیوع سے بچنا چاہیے جن سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ جیسے قبضے میں چیز لیے بغیر فروخت کر دینا، ایک تجارت میں دو تجارتیں، دھوکے کی تجارت، دودھ روکے ہوئے جانوروں کی تجارت، بیع العربون، بیع العینہ، بیع الاستثناء، بیع النجش وغیرہ۔

ان بیوع کی تفصیل کے لیے کتب احادیث کی طرف رجوع فرمائیں۔

1 مسلم/ کتاب البیوع/ باب تحریم بیع الرجل علی بیع اخیه، ح: ۱۵۱۵۔

2 ابو داؤد/ کتاب الاجارة/ باب اذا اختلف البیعان والمبیع قائم، ح: ۳۵۱۱۔

3 ابو داؤد/ کتاب البیوع/ باب فی الرجحان فی الوزن والوزن بالاجر، ح: ۳۳۳۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھانے پینے کے آداب

❶ کھانے اور پینے کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے نام سے کی جائے۔ جیسا کہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((یَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰہَ.........)) ❶

''اے لڑکے! اللہ کا نام لے (یعنی بسم اللہ کہہ)''

❷ کھانا دائیں ہاتھ سے کھایا جائے اور بائیں ہاتھ سے کھانے پینے سے اجتناب کیا جائے کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِيْنِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ)) ❷

''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پینے کا ارادہ کرے تو دائیں ہاتھ سے پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔''

❸ جسے بائیں ہاتھ سے کھانے کی عادت ہو اسے چاہیے کہ اپنی عادت ضرور بدلے اس لیے کہ ایک شخص آپ ﷺ کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ((كُلْ بِيَمِيْنِكَ)) یعنی دائیں ہاتھ سے کھا۔ وہ کہنے لگا: میں طاقت نہیں رکھتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ)) ❸ ''اللہ کرے تو ایسا نہ ہی کر سکے۔'' وہ تکبر کی وجہ سے دائیں ہاتھ سے نہیں کھا رہا تھا۔ پھر اس کا ہاتھ منہ

---

❶ بخاری / کتاب الأطعمة / باب التسمية على الطعام...... ح: ٥٣٧٦. مسلم ٢٠٢٠

❷ مسلم / کتاب الاشربة / باب آداب الطعام والشراب واحكامهما ، ح: ٢٠٢٠.

❸ مسلم ، ایضاً ، ح: ٢٠٢١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک نہ اُٹھ سکا۔

یعنی رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے بد دعا کی اور آپ ﷺ کے حکم کی عدم پیروی کی وجہ سے اس کا ہاتھ مفلوج ہو گیا۔

4 جب کھانا ایک جیسا ہو تو اپنے سامنے سے کھانا چاہیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ)) 1

''اپنے سامنے سے کھاؤ۔''

ایک مرتبہ ایک صحابی کھانا لایا اور پلیٹ کی ہر جانب میں اپنا ہاتھ پھیرنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ أُتِيَ بِطَبَقٍ فِيْهِ أَلْوَانٌ مِنَ الرُّطَبِ فَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الطَّبَقِ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ)) 2

''اے عکراش! ایک جگہ سے کھاؤ اس لیے کہ یہ ایک قسم کا کھانا ہے۔ پھر ایک برتن لایا گیا جس میں مختلف قسم کی کھجوریں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ سارے برتن میں گھومنے لگا اور فرمایا: اے عکراش! جہاں سے چاہتے ہو کھاؤ اس لیے کہ یہ ایک طرح کی کھجوریں نہیں ہیں۔''

مقصد یہ ہے کہ جب کھانا مختلف قسم کا ہو تو برتن میں سے ہر طرف سے اُٹھا اُٹھا کر کھانا جائز ہے اور اگر سارے برتن میں ایک جیسا کھانا ہو تو اپنے سامنے ہی سے کھانا چاہیے۔

5 کھانے کی بہت زیادہ حرص و خواہش نہ رکھی جائے اور نہ زیادہ کھانا کھایا جائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

---

1 بخاری/ كتاب الاطعمة/ باب الاكل مما يليه ، ح:٥٣٧٧.

2 ترمذی/ كتاب الاطعمة/ باب ماجاء فی التسمية فی الطعام، ح:١٨٤٨، ابن ماجه: ٣٢٧٤.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

((اَلْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ)) ❶

''کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔''

❻ درمیانے درجے کا کھانا، کھانا چاہیے اور اسراف سے پرہیز کرنا چاہیے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ)) ❷

''ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لیے کافی ہوتا ہے، دو آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کے لیے اور چار آدمیوں کا کھانا آٹھ آدمیوں کے لیے کافی ہوتا ہے۔''

❼ تھوڑے کھانے پر قناعت کی جائے اور فضول خرچی سے اجتناب کیا جائے۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھانے کی میز پر اور چھوٹے برتنوں (پیالیوں، پلیٹوں) میں کبھی نہیں کھایا اور نہ کبھی پتلی روٹی کھائی۔ ❸

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: محمد ﷺ کے اہل و عیال نے، جب سے مدینے میں آئے ہیں تین روز متواتر گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کے کبھی نہیں کھائی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ وفات پا گئے۔ ❹

❽ کھانے سے پہلے آدمی کے علم میں ہونا چاہیے کہ وہ کیا کھا رہا ہے۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ''میں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ اپنی خالہ (اُم المؤمنین) میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر داخل ہوا۔ انہوں نے سامنے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش

---

❶ بخاری/ كتاب الاطعمة/ باب المؤمن ياكل فى مِعًى واحد، ح: ٥٣٩٣. مسلم/ كتاب الأشربة/ باب المومن ياكل فى معى واحد، ح: ٢٠٦٠.

❷ ايضاً ، باب طعام الواحد يكفى الاثنين ، ح: ٥٣٩٢. مسلم/ كتاب الأشربة/ باب فضيلة مواساة فى الطعام، ح:٢٠٥٩ واللفظ له.

❸ بخاری، ايضاً، باب الخبز المرقق والا كل على الخوان والسفرة، ح: ٥٣٨٦.

❹ ايضاً / باب ما كان النبى ﷺ واصحابه ياكلون ، ح: ٥٤١٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ نبی کریم ﷺ کسی کھانے کی طرف اس وقت تک ہاتھ بڑھائیں جب تک آپ کو اس کے متعلق بتا نہ دیا جائے کہ یہ فلاں چیز ہے۔'' ❶

❾ کھانے میں نکتہ چینی نہیں کرنی چاہیے اور نہ عیب نکالنے چاہئیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کھانے میں کبھی عیب نہیں نکالا۔ اگر پسند ہوتا تو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔ ❷

❿ جب ساتھیوں کے ساتھ مل کر کھجور یا اس جیسی کوئی اور چیز کھائی جائے تو ایک ایک کر کے کھانا چاہیے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((...... لَا تُقَارِنُوْا فَإِنَّ النَّبِی ﷺ نَهَى عَنِ الإِقْرَانِ ، ثُمَّ يَقُوْلُ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ)) ❸

''دو دو، تین تین، (اکٹھی) نہ کھاؤ۔ کیونکہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ پھر فرمایا کہ اگر آدمی اپنے بھائی سے اجازت لے لے (تو ایک سے زائد اکٹھی کھا سکتا ہے)''

⓫ کھانے کے بعد ہاتھوں کو رومال وغیرہ سے صاف کرنے سے پہلے انگلیاں چاٹ لینی چاہئیں۔ فرمانِ رسول ﷺ ہے:

((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا)) ❹

''جب تم میں سے کوئی کھائے تو اپنے ہاتھ کو نہ پونچھے جب تک (انگلیاں) خود نہ چاٹ لے یا کسی دوسرے کو نہ چٹا دے۔''

نیز فرمایا:

((.......... وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِمِنْدِيْلٍ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا

---

❶ بخاری/ کتاب الاطعمة/ باب ما کان النبی ﷺ لا یاکل حتی یسمّی له، ح:۵۳۹۱.

❷ بخاری/ کتاب الأطعمة/ باب ما عاب النبی ﷺ طعاماً، ح:۵٤۰۹.

❸ بخاری/ کتاب الاطعمة/ باب القرآن فی التمر، ح:۵٤٤٦.

❹ بخاری/ کتاب الاطعمة/ باب لعق الاصابع ومصّها......، ح:۵٤۵٦.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

يَدْرِيْ فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ)) ❶

”کوئی انگلیاں چاٹے بغیر اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔“

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے دور میں ہمارے پاس (ہاتھ صاف کرنے کے لیے) رومال نہیں ہوتے تھے۔ سوائے ہماری ہتھیلیاں، بازو اور پاؤں کے۔ ❷ (یعنی مل لیتے تھے)۔

⓬ کھانے کے دوران لقمہ گر جانے کی صورت میں اسے صاف کر کے کھا لینا چاہیے اور چھوڑنا نہیں چاہیے۔ کیونکہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

((إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ......)) ❸

”جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے اُٹھا لے اور گندگی کو صاف کر کے کھا لے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔“

⓭ جب برتن میں مکھی گر جائے تو اسے ڈبو کر پھر باہر نکالا جائے۔ فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

((إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً۔ وَفِي رِوَايَةٍ...... وَإِنَّهُ يَتَّقِي بِجَنَاحِهِ الَّذِيْ فِيهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ)) ❹

”جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے چاہیے کہ اس کو ڈبو دے، پھر اسے نکال لے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے۔ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: اور وہ اپنے اس پر

---

❶ مسلم/ كتاب الاشربة/ باب استحباب لعق الاصابع...... ، ح:٢٠٣٣.

❷ بخاری/ كتاب الاطعمة/ باب المنديل ، ح:٥٤٥٧.

❸ مسلم/ كتاب الاشربة/ باب استحباب لعق الاصابع ، ح:٢٠٣٣.

❹ بخاری/ كتاب الطب/ باب اذا وقع الذباب في الإناء ، ح:٥٧٨٢.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے ذریعے اپنا بچاؤ کرتی ہے جس میں بیماری ہے۔"

14 برتن کے کناروں سے کھایا جائے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَخُذُوا مِنْ حَافَتِهِ وَذَرُوا وَسْطَهُ فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِي وَسْطِهِ)) [1]

"جب کھانا رکھا جائے تو اس کے کناروں سے کھاؤ اور درمیان کو چھوڑ دو (یعنی بعد میں کھاؤ) کیونکہ برکت اس کے درمیان میں اُترتی ہے۔"

15 کھانے میں شوربا زیادہ بنایا جائے اور ہمسائے کے حالات کا دھیان رکھا جائے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَأَكْثِرْ مَاءَهُ ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنْ جِيرَانِكَ فَأَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ)) [2]

"جب تُو شوربا پکائے تو اس میں پانی زیادہ ڈال لیا کر پھر اپنے ہمسائے کے گھر کو دیکھ اور اسے بھی مناسب مقدار میں بھیج دے۔"

16 جب سارے مل کر کھا رہے ہوں تو لوگوں کے اُٹھنے سے پہلے کھڑا نہیں ہونا چاہیے۔ حتی کہ ایک آدمی بھی کھانے والا باقی ہو۔ خصوصاً میزبان کو (تمام مہمان جب کھانے سے فارغ ہو جائیں تب اُٹھنا چاہیے۔)

حدیث میں ہے:

((إِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُومُ رَجُلٌ حَتَّى تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ وَلَا يَرْفَعُ يَدَهُ وَإِنْ شَبِعَ حَتَّى يَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْيُعْذِرْ فَإِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ يُخْجِلُ جَلِيسَهُ فَيَقْبِضُ يَدَهُ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ لَهُ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ)) [3]

---

[1] ابو داؤد/ كتاب الأطعمة / باب فى الأكل من أعلى الصحفة ، ح:٣٧٧٢، ترمذی: ١٨٠٥ ، ابن ماجه: ٣٢٧٧. واللفظ له.

[2] مسلم/ كتاب البر والصلة/ باب الوصية بالجار...... ، ح:٢٦٢٥.

[3] [ضعيف] ابن ماجه / كتاب الاطعمة/ باب النهى أن يقام عن الطعام حتى يرفع ، ح: ٣٢٩٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جب دستر خوان بچھا دیا جائے تو کوئی نہ اُٹھے یہاں تک کہ دستر خوان اُٹھا دیا جائے اور اپنا ہاتھ نہ اُٹھائے اگرچہ سیر ہو جائے یہاں تک کہ سب لوگ فارغ ہو جائیں اور (اگر اسے کھانا چھوڑ کر جانا ہی ہے تو) عذر پیش کر دے کیونکہ اس سے دوسرے ساتھی کو شرمندگی ہوتی ہے اور وہ بھی اپنا ہاتھ روک لیتا ہے ہو سکتا ہے اسے کھانے کی مزید خواہش ہو۔'' ❶

17 اوندھا لیٹ کر نہیں کھانا چاہیے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلَى وَجْهِهِ)) ❷

''رسول اللہ ﷺ نے اوندھے منہ لیٹ کر کھانے سے منع فرمایا ہے۔''

18 ٹیک لگا کر کھانا درست نہیں ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

((إِنِّي لَا آكُلُ مُتَّكِئًا)) ❸ ''میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔''

19 لہسن اور پیاز کو پکا کر اس کی بو ختم کر لینی چاہیے۔ (اگرچہ کچا کھانا بھی جائز ہے لیکن ان کے کھانے سے منہ سے بو آتی ہے اس لیے کچا لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں آنا ممنوع ہے۔)

((وَإِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ آكِلِيهَا فَأَمِيتُوهُمَا طَبْخًا)) ❹

''اگر تم نے انہیں ضرور کھانا ہی ہے تو پکا کر ان کی بو مار لو۔''

20 حصولِ برکت کے لیے مل کر کھانا چاہیے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دفعہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُوْنَ)) ''شاید تم الگ الگ کھاتے ہو۔'' صحابہ نے عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: ((فَاجْتَمِعُوْا عَلَى طَعَامِكُمْ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ

---

❶ ابن ماجه / كتاب الاطعمة / باب النهى ان يقام عن الطعام حتى يرفعه ، حديث: ٣٢٩٥.(اسناده ضعيف) ❷ ابن ماجه/ كتاب الاطعمة/ باب النهى عن الأكل منبطحا، ح: ٣٣٧٠. ❸ بخارى/ كتاب الاطعمة/ باب الاكل متكئا، ح:٥٣٩٨.
❹ ابوداؤد/ كتاب الاطعمة/ باب فى أكل الثوم ، ح: ٣٨٢٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ يُبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ)) ❶

''کھانا مل کر کھایا کرو، اور اس پر اللہ کا نام لے کر کھایا کرو، اس میں اللہ تمہارے لیے برکت ڈال دے گا۔''

㉑ کھانے کے بعد اللہ کی حمد بیان کرنی چاہیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا)) ❷

''یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے راضی ہوتا ہے کہ وہ ایک لقمہ کھائے اور اس پر اللہ کی تعریف کرے یا پانی کا گھونٹ پیئے اور اس پر اللہ کی تعریف کرے۔''

㉒ کھانے کے بعد ہاتھ دھو لینے چاہئیں، خصوصاً رات کے وقت۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

((إِذَا نَامَ أَحَدُكُمْ وَ فِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ فَلَمْ يَغْسِلْ يَدَهُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ)) ❸

''جب تم میں سے کوئی سونے لگے اور اس کے ہاتھ میں چکناہٹ ہو اور وہ ہاتھ نہ دھوئے اور اسے کوئی تکلیف پہنچے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔''

مطلب یہ ہے کہ سونے والے کے ہاتھ میں کھانے کی خوشبو (چکنائی وغیرہ) ہو اور کوئی جانور اس کے ہاتھ کو چاٹ لے یا کوئی اور تکلیف پہنچ جائے تو اس کا ذمہ دار وہ خود ہے۔

㉓ جس غلام (باورچی) نے کھانا پکایا ہو اسے کھانے میں سے کچھ دینا بھی آداب میں سے ہے۔ آپ نے فرمایا:

((إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ

❶ ابوداؤد/ كتاب الاطعمة/ باب في الاجتماع على الطعام، ح: ٣٧٦٤.

❷ مسلم/ كتاب الذكر والدعا، باب استحباب حمد الله تعالىٰ بعد الاكل، ح: ٢٧٣٤.

❸ ابن ماجه/ كتاب الاطعمة/ باب من بات وفي يده ريح غمر، ح: ٣٢٩٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلًا فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ)) ❶

''جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے لیے کھانا بنا کر لائے اور اس نے اس کی گرمی اور دھواں برداشت کیا ہو تو اسے چاہیے کہ (خادم کو) اپنے ساتھ بٹھا کر کھلائے۔ اگر کھانا تھوڑا ہو تو اس کے ہاتھ میں ایک یا دو لقمے تھما دے۔''

24 یہ بھی ادب ہے کہ پانی کھڑے ہو کر نہ پیا جائے۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا)) ❷

''نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔''

25 پانی تین سانسوں میں پینا چاہیے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پینے میں تین بار سانس لیتے اور فرماتے:

((إِنَّهُ أَرْوَى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ)) ❸

''ایسا کرنے سے خوب سیری ہوتی ہے اور پیاس خوب بجھتی ہے اور بیماری سے تندرستی ہوتی ہے۔''

26 مشکیزے (یا نل وغیرہ) کو منہ لگا کر پانی پینا ممنوع ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ)) ❹

''آپ ﷺ نے مشکیزے کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔''

❶ مسلم/ كتاب الايمان/ باب الطعام المملوك، ح: ١٦٦٣.
❷ مسلم/ كتاب الأشربة/ باب في الشرب قائما، ح: ٢٠٢٤.
❸ ايضا، باب كراهة التنفس في نفس الإناء......، ح: ٢٠٢٨.
❹ بخاری/ كتاب الأشربة/ باب الشرب من فم السقاء، ح: ٥٦٢٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانور کو ذبح کرنے اور ذبح شدہ جانور کے آداب

❶ ذبیحہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لیے ہونا چاہیے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ)) [1]

''اللہ کی لعنت ہو اس پر جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے لیے ذبح کرتا ہے۔''

❷ جانور ذبح کرنے سے پہلے اللہ کا نام لینا چاہیے۔ اس لیے کہ جب آپ ﷺ نے دو مینڈھوں کی قربانی کی تو فرمایا:

((بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ)) [2]

❸ احسن طریقے سے ذبح کرنا چاہیے اور چھری کو خوب تیز کر لینا چاہیے۔ نبی کریم ﷺ کی حدیث ہے:

((إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ)) [3]

''اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں بھلائی فرض کی ہے۔ جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو، چھری تیز کر لو اور جانور کو آرام پہنچاؤ۔''

❹ جانور کا منہ قبلہ رُخ کرنا چاہیے۔ اس بارے میں جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((ضَحَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ عِيْدٍ بِكَبْشَيْنِ فَقَالَ حِيْنَ

---

[1] مسلم/ كتاب الأضاحي/ باب تحريم الذبح بغير الله تعالى، ح: ١٩٧٨.

[2] ايضاً/ باب استحباب استحسان الضحية......ح: ١٩٦٦.

[3] مسلم/ كتاب الصيد والذبائح/ باب امر باحسان الذبح، ١٩٥٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَجْهَهُمَا......)) ❶

''رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن دو سینگ والے مینڈھے ذبح کیے۔
جب آپ ﷺ نے ان کا منہ قبلے کی طرف کیا..........''

❺ ذبح کرنے کے لیے چھری یا چاقو وغیرہ سے مدد لی جاسکتی ہے البتہ ناخن یا دانتوں سے ذبح کرنا درست نہیں۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبْشَةَ)) ❷

''جو چیز بھی خون بہائے اور اس کے ساتھ اللہ کا نام لیا جائے (اس سے ذبح شدہ جانور) کھاؤ سوائے دانتوں اور ناخنوں سے (ذبح شدہ جانور کے) اس کی وجہ یہ ہے کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔''

(کیونکہ دانت ایک قسم کی ہڈی ہے جو کہ جنوں کی خوراک ہے اور ناخن کو حبشی بطورِ چھری استعمال کرتے ہیں اس لیے ان کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔)

❻ جانور کو زمین پر لٹانے کے بعد جلدی ذبح کر دینا چاہیے۔

((إِذَا ذَبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجْهِزْ)) ❸

''جب تم میں سے کوئی (جانور) ذبح کرنے کا ارادہ کرے تو جلدی سے ذبح کر ڈالے''

❼ جانور کی روح نکلنے تک اسے چھوڑ دینا چاہیے (یعنی کھال اُتارنے میں جلدی نہیں کرنی چاہیے جب تک جانور ٹھنڈا ہو کر بے حس و حرکت نہ ہو جائے اور سارا خون نہ نکل جائے) اس بارے میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اَلذَّكَاةُ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ وَلَا تَعْجَلُوا الْأَنْفُسَ أَنْ تَزْهَقَ)) ❹

---

❶ ابن ماجه/ كتاب الاضاحى/ باب اضاحى رسول الله ﷺ، ح:۳۱۲۱.
❷ مسلم/ كتاب الاضاحى/ باب جواز الذبح بكل ما انهر الدم، ح:۱۹۶۸.
❸ ابن ماجه/ كتاب الذبائح/ باب اذا ذبحتم فاحسنوا الذبح، ح: ۳۱۷۲ (ضعيف)
❹ بيهقى، كتاب الضحايا: ۹/ ۲۷۸ اروا ء الغليل: ۲۵٤۲.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”ذبح حلق اور سینے کے بالائی حصے میں (چھرا گھونپنا) ہے اور جانور کی رُوح نکالنے میں جلدی نہ کرو حتی کہ خود نکل جائے۔“

8 جانور کے سامنے چھری تیز نہیں کرنی چاہیے تاکہ اسے دیکھ کر تکلیف نہ ہو۔ جب آپ ﷺ نے بکری کے سامنے ایک شخص کو چھری تیز کرتے دیکھا تو فرمایا:

((اتُرِيْدُ اَنْ تُمِيْتَهَا مَوْتَاتٍ هَلَّا حَدَّدْتَ شَفْرَتَكَ قَبْلَ أَنْ تُضْجِعَهَا)) 1

”کیا تو اسے دو دفع مارنا چاہتا ہے، اسے لٹانے سے پہلے اپنی چھری کو تیز کر لیا کر۔“

(یعنی ایک موت تو چھری دیکھ کر ہی اس پر طاری ہو جائے گی اور دوسری دفعہ تو اسے ذبح کرے گا)

9 دودھ دینے والے جانور کو ذبح نہیں کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ جب ایک انصاری شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے لیے (دودھ دینے والا) جانور ذبح کرنے کے لیے چھری پکڑی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ)) 2 ”دودھ والا جانور ذبح کرنے سے بچو۔“

(مقصد یہ ہے کہ دودھ سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے جس سے ذبح کرنے کے بعد لوگ محروم ہو جائیں گے۔ اسی طرح اس جانور کے بچے بھی ماں کا دودھ پیتے ہیں اور ذبح کرنے سے انہیں تکلیف ہوگی۔)

10 قربانی کے آداب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد قربانی کرنے تک بال اور ناخن نہ کاٹے جائیں، جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ))

---

1 حاكم، كتاب الأضاحي/ باب لتحد الشفرة قبل اضجاع الأضحية ٤/ ٢٣١ صحيح الجامع الصغير: ٩٣.

2 ابن ماجه/ كتاب الذبائح/ باب النهي عن ذبح ذوات الدر، ح: ٣١٨٠.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو اپنے بال اور ناخن یوں ہی رہنے دے۔''

دوسری روایت میں ہے:

((إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ وَعِنْدَ أَحَدِكُمْ أُضْحِيَّةٌ......)) ❶

''یعنی جب ذی الحجہ کا عشرہ آ جائے تو اور تم میں سے کسی کے پاس قربانی ہو......''

⑪ ایسا جانور جو گندگی کھاتا ہو (جلالہ) اس کا گوشت کھانا اور دودھ پینا منع ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

((نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا)) ❷

''رسول اللہ ﷺ نے جلالہ کے گوشت کھانے اور اس کے دودھ پینے سے منع فرمایا ہے۔''

⑫ آپ ﷺ نے کھال اُتارنے کا طریقہ ایک لڑکے کو بتایا جو کہ بکری کی کھال اُتار رہا تھا، آپ ﷺ نے اسے فرمایا:

((تَنَحَّ حَتَّى أُرِيْكَ فَأَدْخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ فَدَحَسَ بِهَا حَتَّى تَوَارَتْ إِلَى الإِبِطِ ، وَقَالَ: يَا غُلَامُ هٰكَذَا فَاسْلَخْ......)) ❸

''تو الگ ہو جا میں تجھے بتاتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھال اور گوشت کے اندر داخل کیا اور گھسایا یہاں تک کہ (آپ ﷺ کا ہاتھ) بغل تک غائب ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! اس طرح کھال اُتار۔''

---

❶ مسلم/ كتاب الاضاحى/ باب نهى من دخل عليه عشر ذى الحجة ، ح: ١٩٧٧.

❷ ابن ماجه/ كتاب الذبائح/ باب النهى عن لحوم الجلالة ، ح:٣١٨٩ ، ابو داؤد:٣٧٨٥ ، ترمذى: ١٨٢٥. ❸ ابن ماجه/ كتاب الذبائح/ باب السلخ ، ح:٣١٧٩ ، ابو داؤد:١٨٥.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لباس اور زیب وزینت کے آداب

❶ آپ ﷺ نے سفید لباس پہننے کی ترغیب دی ہے اور اسی میں مُردوں کو کفن دینے کا حکم دیا ہے۔

((إِلْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ)) ❶

''سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں اور انہی میں اپنے مُردوں کو کفن دو''

❷ آپ ﷺ سے قمیض پہننا ثابت ہے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

((لَمْ يَكُنْ ثَوْبٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْقَمِيْصِ)) ❷

''رسول اللہ ﷺ کو قمیض سے زیادہ کوئی لباس پسند نہ تھا''

❸ آپ ﷺ نے (مردوں کو) ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے سے بھی منع فرمایا کیونکہ یہ سب کچھ دنیا میں کافروں کے لیے ہے اور مومنوں کو یہ سب جنت میں ملنا ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى عِنْدَهُ...... وَهُوَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❸

''ریشم کا لباس مت پہنو اور نہ سونے چاندی کے برتنوں میں پیو اور نہ ان کی پلیٹوں میں کھاؤ کیونکہ یہ کافروں کے لیے دنیا میں ہیں (دوسری روایت میں

❶ ابن ماجہ / کتاب اللباس / باب البياض من الثياب ، ح: ٣٥٦٦، ترمذی: ٢٨١٠.

❷ ابن ماجہ/ کتاب اللباس/ باب لبس القميص، ح: ٣٥٧٥، ترمذی: ١٧٦٢ ، ابو داؤد: ٤٠٢٥.

❸ بخاری/ کتاب الاطعمة/ باب الاكل فی إناء مفضض، ح:٥٤٢٦ ، مسلم: ٢٠٦٧.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہے) اور تمہارے لیے تو یہ سب کچھ قیامت کے دن ہوگا۔"

4 آپ ﷺ نے کسم سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے بھی منع فرمایا ہے۔ (کسم ایک زرد رنگ کی بوٹی ہے جس سے کپڑوں کو رنگا جاتا ہے) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسم کے رنگ کے کپڑے پہنے دیکھا تو فرمایا:

((إِنَّ هٰذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا)) [1]

"یہ کافروں کا لباس ہے اسے مت پہنو۔"

5 زعفران کا رنگا ہوا لباس پہننے سے بھی رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ)) [2]

"رسول اللہ ﷺ نے مردوں کو زعفران کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔"

(یہ ممانعت یا تو اس کی خوشبو کی وجہ سے یا اس کے زرد رنگ کی وجہ سے ہے)

6 نبی کریم ﷺ نے ایسا لمبا لباس پہننے سے منع فرمایا کہ تکبر کے ساتھ اسے زمین پر گھسیٹا جائے۔ آپ ﷺ نے ان الفاظ میں اس کام پر وعید فرمائی ہے:

((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ)) [3]

"جو شخص تکبر کرتے ہوئے اپنا تہبند گھسیٹتا ہے اللہ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں کرے گا۔"

اسی طرح ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے ان الفاظ میں تنبیہ فرمائی ہے:

---

[1] مسلم/ كتاب اللباس والزينة/ باب النهي عن لبس الرجل الثوب المعصفر، ح: ٢٠٧٧.

[2] بخاري/ كتاب اللباس/ باب النهي عن التزعفر للرجال، ح: ٥٨٤٦، مسلم: ٢١٠١.

[3] بخاري/ كتاب اللباس/ باب من جرّ ازاره من غير خيلاء، ح: ٥٧٨٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((مَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الإِزَارِ فَفِي النَّارِ)) ❶

”جو ازار (تہبند) ٹخنوں سے نیچے ہے وہ آگ میں ہوگا۔“

❽ آپ ﷺ نے ایسا لباس پہننے سے بھی روکا ہے جس کے پہننے کا مقصد شہرت حاصل کرنا اور لوگوں کے درمیان فخر کرنا اور نمایاں نظر آنا ہو۔

((مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبًا مِثْلَهُ ثُمَّ تَلَهَّبُ فِيْهِ النَّارُ)) ❷

”جو شخص شہرت کا لباس پہنے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اسی طرح کا لباس پہنائے گا، پھر اس میں آگ جلائی جائے گی۔“

❾ نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو باریک، تنگ اور جسم کے ساتھ چمٹا ہوا لباس پہننے سے منع فرمایا ہے جس سے جسم کے اعضاء نمایاں ہوں۔ ایسی عورتوں کو آپ ﷺ نے ان الفاظ میں وعید سنائی ہے:

((صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا...... وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَإِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا)) ❸

”جہنمیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا (ان میں سے ایک) وہ عورتیں جو کپڑے پہننے کے بعد بھی ننگی ہی ہیں۔ دوسروں کو اپنی طرف مائل کرنے والی اور خود ان کی طرف مائل ہونے والی، ان کے سر اونٹ کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہوں (ایسی عورتیں) جنت میں نہیں جا سکیں گی بلکہ ان کو جنت کی خوشبو بھی نہیں مل سکے گی، حالانکہ وہ (خوشبو) اتنی دور دور سے آتی ہوگی۔“

❶ نسائی/ كتاب الزينة/ باب ماتحت الكعبين من الازار، ح:٥٣٣٢.

❷ ابو داؤد/ كتاب اللباس/ باب في لبس الشهرة، ح: ٤٠٢٩.

❸ مسلم/ كتاب اللباس والزينة/ باب النساء الكاسيات العاريات، ح: ٢١٢٨.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

10 مردوں کو عورتوں جیسا، اور عورتوں کو مردوں جیسا لباس پہننا بھی ممنوع ہے۔ خواہ وہ لباس کی کوئی بھی قسم ہو۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ)) 1

''رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت بھیجی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ)) 2

''نبی کریم ﷺ نے ایسے آدمی پر لعنت بھیجی ہے جو عورتوں جیسا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مردوں والا لباس پہنے۔''

11 عورتوں کے لیے اللہ کی تخلیق کو بدلتے ہوئے نقلی بال لگوانا، چہرے کے بال اُکھڑوانا (تھریڈنگ)، بھوؤں کو اکھیڑنا (آئی برو)، جسم کو گود کر ان میں رنگ بھرنا اور دانتوں کے درمیان فاصلہ کرنا، سب کام ممنوع اور اللہ کی لعنت کے موجب ہیں۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ)) 3

''سر کے قدرتی بالوں میں مصنوعی بال لگانے والیوں پر اور لگوانے والیوں پر اور گودنے والیوں پر اور گدوانے والیوں پر اللہ نے لعنت بھیجی ہے۔''

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ (النَّامِصَاتِ) وَالْمُتَنَمِّصَاتِ

1 بخاری / کتاب اللباس / باب المتشبهون بالنساء والمتشبهات بالرجال، ح: ٥٨٨٥.

2 ابو داؤد / کتاب اللباس / باب فی لباس النساء، ح: ٤٠٩٨.

3 بخاری / کتاب اللباس / باب وصل الشعر، ح: ٥٩٣٣، مسلم: ٢١٢٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَا لِيَ لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مَلْعُونٌ فِي كِتَابِ اللّٰهِ)) [1]

''اللہ تعالیٰ نے (جسم) گودنے والیوں پر اور گدوانے والیوں پر اور چہرے کے بال اُکھاڑنے والیوں پر اور اکھڑوانے والیوں پر اور خوبصورتی پیدا کرنے کے لیے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والیوں پر، جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، لعنت بھیجی ہے۔ پھر میں کیوں نہ ان پر لعنت بھیجوں جن پر رسول کریم ﷺ نے لعنت بھیجی ہے اور وہ اللہ کی کتاب میں بھی ملعون ہیں۔''

12 نبی کریم ﷺ نے آرام کرتے وقت اور سوتے وقت تین اُمور کا خیال رکھنے کا حکم دیا ہے جو کہ اس حدیث میں جمع کیے گئے ہیں:

((نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ)) [2]

''نبی کریم ﷺ نے اشتمال صماء سے منع فرمایا ہے اور اس سے بھی کہ ایک ہی کپڑے سے پنڈلی اور کمر کو ملایا جائے اور پشت پر لیٹ کر ایک ٹانگ زمین سے اُٹھانے سے۔''

اشتمال صماء کا مطلب یہ ہے کہ آدمی ایک چادر کو اپنے گرد لپیٹ لے، کیونکہ اس کو بیٹھتے یا لیٹتے وقت ایک کنارہ اُٹھانا پڑتا ہے جس سے اس کی شرمگاہ کھل جاتی ہے۔ اس لیے اس سے منع کیا گیا ہے۔ اور احتباء کا معنی ہے کہ آدمی زمین پر بیٹھ کر کپڑا کمر پر لپیٹ کر پنڈلی کے ساتھ باندھ لے جب وہ کھڑا ہوتا ہے تو اس کی شرمگاہ کے کھل جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

---

[1] بخاری/ کتاب اللباس/ باب الموصولة، ح: ۵۹۴۳، مسلم: ۲۱۲۵.

[2] بخاری/ کتاب اللباس/ باب الاحتباء فی ثوب واحد، ح: ۵۸۲۲، مسلم: ۲۰۹۹.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

13 ران بھی ستر کا حصہ ہے اور اسے چھپانا ضروری ہے خصوصاً بیٹھتے وقت۔ ابن جرھد کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جرھد کے پاس سے گزرے جو کہ مسجد میں تھے اور اُن کی ران کھلی ہوئی تھی آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ)) [1] ''بے شک ران ستر میں شامل ہے۔''

14 چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنا جائز ہے لیکن اگر شرمگاہ کے بے پردہ ہونے کا خطرہ ہو تو ایسا کرنا ممنوع ہے۔ عبّاد بن تمیم اپنے چچا (عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ:

((رَأَى النَّبِيَّ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى)) [2]

''انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھ کر چت لیٹے ہوئے دیکھا۔''

15 (مرد کے لیے) سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اُتار کر پھینک دیا اور فرمایا:

((يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ)) [3]

''کیا تم میں سے کوئی جان بوجھ کر آگ کا انگارا اپنے ہاتھ میں رکھنا پسند کرتا ہے۔''

(گویا کہ آپ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے کو ہاتھ میں انگارا پکڑنے کے مترادف قرار دیا ہے) جب نبی ﷺ تشریف لے گئے تو لوگوں نے اس صحابی سے کہا

---

[1] بخاری/ کتاب الصلوۃ/ باب مایذکر فی الفخذ، ح: ۳۷۰. تعلیقاً، ترمذی: ۲۷۹۵.

[2] بخاری/ کتاب الصلاۃ/ باب الاستلقاء فی المسجد، ح: ٤٧٥، مسلم: ۲۱۰۰.

[3] مسلم/ کتاب اللباس والزینة/ باب تحریم خاتم الذھب علی الرجال، ح: ۲۰۹۰.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ انگوٹھی اُٹھا لے اور (اسے بیچ کر) اس سے فائدہ حاصل کر۔ لیکن اس صحابی نے جو بات کہی وہ ہمارے لیے بڑی قابل غور ہے۔ کہنے لگے: ''اللہ کی قسم! میں اس چیز کو ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا جسے نبی کریم ﷺ نے پھینک دیا۔''

نوٹ: خالص لوہے کی انگوٹھی پہننا بھی درست نہیں ہے۔ البتہ اگر اس پر چاندی کی ملمع سازی کی گئی ہو تو پھر جائز ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی دیکھی تو فرمایا: ((مَالِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ)) [ابوداود:۴۲۲۳] ''مجھے کیا ہے کہ تجھ پر آگ والوں کا زیور دیکھ رہا ہوں؟''

معیقیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کی انگوٹھی لوہے سے بنی ہوئی تھی جس پر چاندی کی ملمع کاری کی گئی تھی۔ [ابوداود:۴۲۲۴] مترجم

16 اگر (چاندی وغیرہ کی) انگوٹھی پہننی ہو تو اسے بائیں ہاتھ میں پہننا چاہیے۔ کیونکہ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هٰذِهِ وَأَشَارَ إِلَى الْخِنْصِرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرٰى)) [1]

''نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی اس انگلی میں تھی اور بائیں ہاتھ کی چھنگلی (چھوٹی) انگلی کی طرف اشارہ کیا۔''

(آپ ﷺ سے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا بھی ثابت ہے۔ ابوداود:۴۲۲۶ مترجم)

17 دس خصلتیں فطرت میں سے ہیں جو آپ ﷺ نے درج ذیل حدیث میں بیان فرمائی ہیں:

((عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ : وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ

[1] مسلم/ كتاب اللباس الزينة/ باب في لبس الخاتم في الخنصر، ح: ٢٠٩٥.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ)) ❶

''دس چیزیں فطرت میں سے ہیں: مونچھیں کٹوانا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، ناخن کٹوانا، انگلیوں کا خلال، بغلوں کے بال نوچنا، زیرِ ناف بال مونڈنا، پانی کے ساتھ استنجا کرنا، مصعب بن شیبہ راوی کہتے ہیں کہ میں دسویں چیز بھول گیا۔ ہوسکتا ہے وہ کلی کرنا ہو۔''

18 نبی کریم ﷺ نے سفید بالوں کو نوچنے سے منع فرمایا ہے اور وجہ یہ بیان کی ہے کہ یہ مسلمان کا نور ہیں۔ عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سفید بالوں کو اُکھیڑنے سے منع کیا اور فرمایا:

((نُوْرُ الْمُسْلِمِ)) ❷ ''یہ مسلمان کا نور ہیں''

19 بالوں کو کالے رنگ کے علاوہ کسی دوسرے رنگ سے رنگنا نبی کریم ﷺ نے پسند فرمایا ہے۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ رضی اللہ عنہ آئے۔ تو ان کے بال اور داڑھی گھاس کی طرح سفید تھی۔ آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا:

((غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ)) ❸

''انہیں کسی چیز سے رنگو البتہ کالے رنگ سے پرہیز کرو۔''

20 سفید بالوں کو رنگنے کا سب سے افضل طریقہ آپ ﷺ نے اس حدیث میں بیان فرمایا ہے:

((إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ)) ❹

''تمہارے سفید بالوں کو رنگنے کے لیے سب سے اچھی چیز مہندی اور کتم ہے۔''

(کتم ایک بوٹی کا نام ہے جو سیاہ سرخی مائل ہوتی ہے)۔

---

❶ مسلم/ كتاب الطهارة/ باب خصال الفطرة، ح: ٢٦١.

❷ [صحيح] ترمذي/ كتاب الاستئذان/ باب ماجاء في النهي عن نتف الشيب، ح: ٢٨٢١.

❸ مسلم/ كتاب اللباس والزينة/ باب استحباب خضاب الشيب بصفرة، ح: ٢١٠٢.

❹ ابو داؤد/ كتاب الترجل/ باب في الخضاب، ح:٤٢٠٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

21 داڑھی کو مہندی اور زعفران وغیرہ سے رنگنا بھی آپ ﷺ کی سنت ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ)) [1]

"میں نے نبی کریم ﷺ کو ورس اور زعفران سے داڑھی رنگتے ہوئے دیکھا۔"

22 یہ رواداری اور عالی ظرفی کی علامت ہے کہ خوشبو کا تحفہ قبول کیا جائے۔

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ)) [2]

"نبی کریم ﷺ خوشبو (کا تحفہ) واپس نہیں کرتے تھے۔" (یعنی ہمیشہ قبول کر لیتے تھے)

---

1. ابو داؤد/ کتاب الترجل/ باب في خضاب الصفرة، ح: ٤٢١٠.
2. بخاری/ کتاب اللباس/ باب من لم یرد الطیب، ح: ٥٩٢٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کے مخصوص آداب

❶ عورت کو نماز پڑھنے کے لیے چادر اوڑھنا ضروری ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

((لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ الْحَائِضِ إِلَّا بِخِمَارٍ)) ❶

''بالغ عورت کی نماز بغیر چادر (دوپٹے) کے قبول نہیں ہوتی۔''

❷ عورت اپنے گھر سے نہایت ضروری کام کے علاوہ باہر نہ نکلے (ایسا ضروری کام جس کے بغیر چارہ نہ ہو یا وہ کام اسکے علاوہ کوئی اور نہ کرسکتا ہو) ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ)) ❷

''ضرورت کے لیے تمہیں باہر نکلنے کی اجازت دی گئی ہے۔''

❸ **عورتوں کی خوشبو، مردوں سے مختلف ہے، یہ فرق آپ ﷺ نے اس حدیث میں بیان فرمایا ہے:**

((طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ)) ❸

''مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر ہو اور رنگ مخفی ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور بو مخفی ہو۔''

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو تیز خوشبو والا عطر (پرفیوم) استعمال کرنے سے سختی سے منع کیا ہے جو گزرتے ہوئے دوسروں کو اپنی طرف مائل کرنے کا

---

❶ ابو داؤد/ کتاب الصلوۃ/ باب المرأۃ تصلی بغیر خمار، ح: ٦٤١.

❷ مسلم/ کتاب السلام/ إباحة الخروج للنساء لقضاء حاجة الانسان، ح: ٢١٧٠.

❸ [ضعیف] ابو داؤد/ کتاب النکاح/ باب مایکرہ من ذکر الرجل مایکون، ح: ٢١٧٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سبب بنتا ہو۔ آپ ﷺ نے تو یہاں تک فرمایا کہ:

((أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْقَوْمِ لِيَجِدُوْا رِيْحَهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ)) ❶

''جو عورت خوشبو لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے تاکہ وہ اس کی خوشبو پائیں تو ایسی عورت زانیہ ہے۔''

یہاں زانیہ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ ایسے فعل کا ارتکاب کر رہی ہے جو زنا تک پہنچانے والا ہے۔

❹ عورتیں جب آپس میں ملتی ہیں تو انہیں چاہیے کہ اپنے شوہروں کو دوسری عورتوں کے جسم کے بارے میں مت بتائیں۔

((لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا)) ❷

''کوئی عورت دوسری عورت سے اس طرح مت ملے کہ (بعد میں) اپنے خاوند کو اس کے جسم کے خدوخال کے بارے میں بتائے گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔''

❺ عورتیں اپنا دامن کتنا نیچے لٹکائیں؟ یہ سوال جب سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((يُرْخِيْنَ شِبْرًا قَالَتْ: إِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ: تُرْخِي ذِرَاعًا لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ)) ❸

''(ٹخنے سے) ایک بالشت نیچا، (اُم سلمہ رضی اللہ عنہا) کہنے لگیں: اس طرح تو پاؤں کھلا رہے گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ایک ہاتھ نیچا کر لیا کرو، اس سے زیادہ نہیں۔''

(عربی زبان میں 'ہاتھ' کے لیے ''ذراع'' کا لفظ بولا جاتا ہے اس سے مراد،

❶ ترمذی/ ابواب الأداب/ باب ماجاء فی کراهية خروج المراة، ح: ٢٧٨٦: نسائی: ٥١٢٦.

❷ بخاری/ کتاب النكاح/ باب لا تباشر المرأة المرأة فتنعتها لزوجها، ح: ٥٢٤٠.

❸ ابو داؤد/ کتاب اللباس/ باب فی قدر الذيل، ح: ٤١١٧: ابن ماجه: ٣٥٨٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہادت کی اُنگلی کے سرے سے لے کر کہنی تک کا حصہ ہے۔)

یعنی عورتوں کا لباس اتنا لمبا ہونا چاہیے کہ ان کے پاؤں بھی چھپ جائیں۔ لیکن آج کل کی عورتوں کا حال یہ ہے کہ ٹخنوں سے اوپر شلواریں اُٹھائے ہوتی ہیں۔ اور مرد کہ جنہیں ٹخنوں سے اوپر رکھنے کا حکم ہے ان کے کپڑے قدموں تک ہوتے ہیں۔ (ھداھم اللہ)

6 عورتوں کو بال منڈوانے کی بھی اجازت نہیں کیونکہ بال ان کی زینت اور خوبصورتی کی علامت ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا)) [1]

''رسول اللہ ﷺ نے عورت کو سر مونڈنے سے منع فرمایا ہے۔''

7 آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق مسلمان کی زندگی میں اگر نحوست ہو سکتی ہے تو وہ تین چیزوں میں ہوگی۔ جنہیں آپ ﷺ نے درج ذیل حدیث میں واضح فرمایا ہے:

((إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ)) [2]

''اگر کسی چیز میں نحوست ہو سکتی ہے تو وہ گھر، عورت اور گھوڑا ہیں۔''

[عورت کی نحوست یہ ہے کہ بانجھ ہو، بد اخلاق، زبان دراز ہو۔ گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں اس پر جہاد نہ کیا جائے، شریر بد ذات ہو، گھر کی نحوست یہ ہے کہ آنگن تنگ ہو، ہمسائے برے ہوں لیکن نحوست کے معنی بد فالی کے نہیں ہیں جس کو عوام نحوست سمجھتے ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ بد فالی لینا شرک ہے۔ مثلاً باہر جاتے وقت کوئی کانا آدمی سامنے آ گیا یا عورت یا بلی گزر گئی یا چھینک آئی تو یہ سمجھنا کہ اب کام نہ ہوگا۔ یہ ایک جاہلانہ خیال ہے جس کی دلیل عقل یا شرع سے بالکل نہیں ہے، اسی طرح تاریخ یا دن یا وقت کی نحوست کی سب باتیں محض لغو ہیں جو لوگ ان پر اعتقاد رکھتے ہیں وہ جاہل اور بے وقوف ہیں۔

(مولانا وحید الزمان، منقول از شرح بخاری۔ اضافہ از مترجم)

[1] ترمذی کتاب الحج باب ماجاء فی کراھیة الحلق للنساء: ٥٠٩٤

[2] بخاری/ کتاب النكاح/ باب ما يُتقى من شوم المرأة...... ح: ٥٠٩٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہم ایک گھر میں رہتے تھے۔ ہمارے افراد اور مال کثیر تھا لیکن جب سے گھر بدلا ہے، ہمارے گھر کے افراد بھی کم ہو گئے ہیں اور مال بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''مذموم سمجھ کر گھر بدل لو''۔ ❶

(نبی کریم ﷺ نے انہیں گھر بدلنے کا مشورہ اس لیے دیا کہ ان کے دل میں جو خلش ہے کہ ان کے افراد اور مال میں نقصان شاید گھر کی وجہ سے ہے، وہ دور ہو جائے۔) دیکھئے: [عون المعبود شرح ابو داؤد: ۴/۲۹، مترجم]

❽ عورتوں کو چاہیے کہ اپنی مسلمان بہنوں کو تحفے تحائف دیتی رہیں خواہ کوئی چھوٹی سی چیز ہی کیوں نہ ہو۔ اور وصول کرنے والی کو بھی چاہیے کہ کسی قسم کے تحفے کو بھی حقیر نہ سمجھے بلکہ اسے تحفہ سمجھ کر قبول کر لے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

((یَانِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَاتَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ)) ❷

''اے مسلمان عورتو! کوئی عورت اپنی کسی پڑوسن کے لیے کسی بھی چیز کو (تحفے کے طور پر) دینے کے لیے حقیر نہ سمجھے خواہ بکری کا پایہ ہی کیوں نہ ہو۔''

(یعنی آپس میں محبت بڑھانے کے لیے جو میسر ہو اسے دوسروں کو ہدیہ کرنا چاہیے خواہ چھوٹی سی چیز کیوں نہ ہو)

❾ خاوند کی موجودگی میں عورت اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے کیونکہ ہو سکتا ہے وہ اس سے مباشرت کا ارادہ رکھتا ہو۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((لَایَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ......)) ❸

''عورت کے لیے جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت

---

❶ الموطا امام مالك / كتاب الاستذان / باب ما يتقى من الشوم، ح: ١٨٨٤.

❷ بخاری / كتاب الادب / باب لا تحقرن جارة لجارتها، ح: ٦٠١٧.

❸ بخاری / كتاب النكاح / باب لاتاذن المرأة في بيت زوجها لا حد......، ح: ٥١٩٥.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کے بغیر روزہ رکھے۔"

10 عورت اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر الگ نہ ہو، جو کہ اس کے خاوند کی ناراضگی کا باعث بنے (اگر وہ ناراض نہ ہو تو پھر ایسا کرنا درست ہے) کیونکہ نبی کریم ﷺ کی حدیث ہے:

((إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ)) 1

"جب عورت اپنے شوہر کے بستر سے الگ ہو کر رات گزارے تو فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں جب تک وہ واپس (اپنے شوہر کے پاس) نہیں لوٹتی۔"

11 عورت اپنے شوہر کے نجی معاملات میں دوسروں کو داخل نہ کرے خصوصاً جب دونوں کی ان بن ہو جائے یا شوہر اسے مارے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

((لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهُ)) 2

"مرد اگر عورت کو مارے تو اس سے اس کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔"

کیونکہ یہ ان کے خاص گھریلو معاملات ہیں ان کو مشہور کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

---

1 بخاری/ کتاب النکاح/ باب اذا باتت المرأة مهاجرة……، ح: ٥١٩٤.

2 ضعيف| ابو داؤد/ كتاب النكاح/ باب فی ضرب النساء، ح:٢١٤٧' ابن ماجه:١٩٨٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھر کے آداب

❶ گھر میں داخل ہوتے وقت دعا پڑھنی چاہیے۔ اس لیے کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

((إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: لَامَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالىٰ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ)) ❶

''جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرے، تو شیطان کہتا ہے نہ تمہیں سونے کی جگہ ملی نہ کھانا ملا اور جب گھر داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہ کرے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے۔ تم نے سونے کی جگہ پالی اور جب وہ کھاتے وقت بھی اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے تم نے سونے کی جگہ اور کھانا دونوں کو پالیا۔''

❷ جب کسی ایسے گھر میں داخلے کا ارادہ ہو جس میں کوئی نہ رہتا ہو تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بیان کے مطابق یہ کلمات کہنے چاہئیں:

((اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ)) ❷

''ہم پر سلامتی ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر۔''

❸ گھر والوں کیساتھ مہربانی اور نرمی سے پیش آنا چاہیے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

---

❶ مسلم/ كتاب الاشربة/ باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما، ح: ٢٠١٨.

❷ [حسن] الأدب المفرد للإمام البخاری/ باب اذا دخل بيتاغير مسكون، ح: ١٠٥٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((إِنَّ أَكْمَلَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ أَخْلاَقًا وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ)) ❶

''کامل ترین ایمان والا شخص وہ ہے جو زیادہ اچھے اخلاق والا اور اپنے گھر والوں کے ساتھ شفقت و مہربانی کرنے والا ہے۔''

❹ نبی کریم ﷺ نے ہر معاملے میں احسان (حسن سلوک، اچھا برتاؤ) کرنے کا حکم دیا ہے۔

((ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ وَالشَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالْإِحْسَانُ إِلَى الْمَمْلُوكِ)) ❷

''جس شخص میں تین خوبیاں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا، مہمان کے ساتھ نرمی برتنا، والدین کے ساتھ شفقت کرنا اور غلام کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔''

آج کل چونکہ غلام نہیں ہوتے ان کی جگہ خدمت کے لیے خادم اور نوکر ہوتے ہیں لہٰذا وہ بھی اسی طرح حسن سلوک اور اچھے برتاؤ کے مستحق ہیں۔

❺ نبی کریم ﷺ نے بلا وجہ اور بغیر ضرورت کے برہنہ ہونے سے منع فرمایا ہے۔

((إِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّي فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ فَأَكْرِمُوهُمْ وَاسْتَحْيُوهُمْ)) ❸

''برہنہ ہونے سے اجتناب کرو کیونکہ تمہارے ساتھ ایسے (فرشتے) ہوتے ہیں جو صرف بول و براز اور بیوی سے صحبت کے وقت تم سے جدا ہوتے ہیں لہٰذا تم ان کی عزت کرو اور ان سے شرم کرو۔''

❻ جب کوئی نکاح کرے تو اس کے لیے اجازت ہے کہ اپنی طاقت کے مطابق اپنے گھر کی تزئین و آرائش کرے جب سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے شادی کی تو نبی

❶ ترمذی/ ابواب الایمان/ باب استکمال الایمان، ح: ۲٦١٢.

❷ [ضعیف جداً] ترمذی/ ابواب صفة القیامة/ باب فی اربعة احادیث، ح: ۲٤٩٤.

❸ [ضعیف] ترمذی/ ابواب الأدب/ باب ماجاء فی الاستتار عند الجماع، ح: ۲۸۰۰.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریم ﷺ نے پوچھا:

((هَلِ اتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا قُلْتُ: وَأَنّٰى لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ: إِنَّهَا سَتَكُوْنُ)) ❶

''تم نے جھالردار چادریں لی ہیں؟ (جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: ہمارے پاس جھالردار چادریں کہاں سے آئیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جلد ہی میسر ہو جائیں گی۔''

❼ ایسے پردوں اور چادروں کو گھر میں استعمال نہ کیا جائے جن پر جانداروں کی تصاویر ہوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے اپنے گھر کے سائبان پر ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا جس پر تصویریں تھیں۔ جب آپ ﷺ نے انہیں دیکھا تو کھینچ کر پھینک دیا اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا:

((يَا عَائِشَةُ! أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ)) ❷

''قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی طرح خود بھی بناتے ہیں'' (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے پھر ان سے ایک یا دو تکیے بنا لیے)

❽ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ (شکاری کتا یا جو کتا نگرانی اور حفاظت کے لیے رکھا گیا ہو، وہ اس سے مستثنیٰ ہے۔)

((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ، وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَاثِيْلُ)) ❸

❶ بخاری/ كتاب النكاح/ باب الأنماط ونحوها للنساء، ح: ٥١٦١.

❷ بخاری/ كتاب اللباس/ باب ماوطئ من التصاوير، ح: ٥٩٥٤. مسلم/ كتاب اللباس والزينة/ باب تحريم تصوير صورة الحيوان: ٩٢/ ٢١٠٧.

❸ بخاری/ كتاب اللباس/ باب لا تدخل الملائكة بيتًا فيه صورة، ح: ٥٩٦٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جس گھر میں کتا اور (جاندار کی) تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

(ایک دوسری روایت کے الفاظ ہیں) جس میں کتا اور مورتیاں ہوں۔“

9 کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینی ضروری ہے اس لیے کہ معلوم نہیں کہ وہ کس حالت میں ہیں۔ لہٰذا کوئی براہِ راست داخل نہ ہو اور نہ جھانکے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے گھر والے کو اجازت دی ہے کہ وہ جھانکنے والے کی آنکھ نکال دے۔

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے کسی حجرہ میں سوراخ سے دیکھا۔ نبی کریم ﷺ کے پاس اس وقت ایک کنگھا تھا جس سے آپ ﷺ سر مبارک کھجلا رہے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِيْ عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الِاسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ)) 1

”اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو میں یہ کنگھا تمہاری آنکھ میں چبھو دیتا۔“ (کسی کے گھر میں داخلے سے پہلے) اجازت مانگنا اسی لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ (اندر) دیکھا نہ جائے۔“

9 گھر میں داخل ہونے سے پہلے تین دفعہ اجازت لی جائے، اگر گھر والا تین دفعہ بلانے یا دستک دینے کے بعد بھی نہ سنے تو آنے والے کو چاہیے کہ واپس چلا جائے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ گھر والا مصروف ہو یا ایسی حالت میں ہو کہ وہ کسی کا استقبال نہ کر سکے۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((اَلِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ)) 2

”اجازت تین مرتبہ ہے اگر تمہیں (گھر والا) اجازت دے دے تو ٹھیک ورنہ واپس چلا جا۔“

1 بخاری/ کتاب الاستئذان/ باب الاستئذان من اجل البصر، ح: ٦٢٤١.

2 بخاری/ کتاب الاستئذان/ باب التسليم والاستئذان ثلاثا، ح: ٦٢٤٥. صحيح مسلم/ كتاب الآداب/ باب الاستئذان، ح: ٢١٥٤

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

⑩ گھر میں داخل ہونے کے لیے اجازت طلب کرتے وقت دروازے کے سامنے کھڑا نہیں ہونا چاہیے۔عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا أَتَى بَابًا يُرِيْدُ أَنْ يَسْتَأْذِنَ جَاءَ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَإِنْ أُذِنَ لَهُ وَإِلَّا انْصَرَفَ)) ❶

''نبی کریم ﷺ جب کسی دروازے پر اجازت کے ارادے سے آتے تو دائیں یا بائیں کھڑے ہوتے اگر اجازت مل جاتی (تو داخل ہو جاتے) ورنہ تشریف لے جاتے۔''

⑪ گھر کی ہر چیز کا حقدار اس کا مالک ہے۔کسی چیز کو استعمال کرنے سے پہلے گھر والے سے اجازت لینا ضروری ہے۔حتی کہ اگر کسی کے ہاں جماعت کرانی ہو تو امامت کے لیے بھی اس سے اجازت لی جائے حدیث شریف میں ہے:

((...... وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ)) ❷

''کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کی بادشاہی اور حکومت میں بغیر اجازت امامت مت کروائے اور نہ اس کے گھر میں اس کی مسند پر بیٹھے۔''

⑫ گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر،نفل نماز (فرض نماز سے پہلے اور بعد والی) سنتیں اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے کی عادت بنانی چاہیے۔خصوصاً سورۃ البقرہ کی تلاوت کرنی چاہیے۔کیونکہ اس سے شیطان گھر سے بھاگ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے گھر روشن ہو جاتا ہے۔حدیث نبوی ﷺ ہے:

((مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ وَالْبَيْتِ الَّذِيْ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ)) ❸

❶ صحيح الادب المفرد، ح: ١٠٧٨.

❷ مسلم/ كتاب المساجد/ باب من احق بالإمامة، ح: ٦٧٣.

❸ مسلم/ كتاب الصلاة/ باب استحباب صلاة النافلةفي بيته وجوازها في المسجد، ح: ٧٧٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''وہ گھر جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور وہ جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا (ان دونوں کی) مثال زندہ اور مردہ جیسی ہے۔''

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے:

((لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ)) ❶

''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔''

نبی کریم ﷺ گھر میں نفل نماز پڑھنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

((صَلُّوا فِي بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا مَقَابِرَ)) ❷

''اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور انہیں قبرستان مت بناؤ۔''

(کیونکہ قبرستان میں نماز نہیں پڑھی جاتی) یہاں نفل نماز مراد ہے۔ کیونکہ نفل نماز گھر میں پڑھنا (مسجد میں پڑھنے سے) زیادہ افضل ہے۔ جبکہ فرض نماز تو مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھنا ہی ضروری ہے۔

⓭ گھر میں رہتے ہوئے میاں بیوی کے حقوق کا خیال رکھنا، اولاد کی تربیت کرنا اور انہیں ادب آداب سکھانا بھی ضروری ہے۔ اسی طرح اولاد کے درمیان کسی چیز کی تقسیم کے وقت عدل اور مساوات سے کام لینا چاہیے۔ نبی کریم ﷺ خاوند کو بیوی کے بارے میں ذمہ داری کا احساس یوں دلاتے ہیں:

((..... أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ)) ❸

''جب تو خود کھائے تو اسے بھی کھلا اور جب تو خود پہنے تو اسے بھی پہنا، اس

---

❶ مسلم/ كتاب الصلاة/ باب استحباب صلاة النافلة في بيته وجوازها في المسجد، ح: ٧٨٠.

❷ ايضاً، ح: ٧٧٧.

❸ ابو داود/ كتاب النكاح/ باب في حق المرأة على زوجها، ح: ٢١٤٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے چہرے پر مت مار اور اسے بُرا بھلا مت کہہ اور اسے اگر جدا کرنا ہو تو گھر میں ہی رکھ (یعنی غصے میں آ کر اسے گھر سے باہر نہ نکال دے)''

اولاد کی تربیت کے بارے میں فرمان ہے:

((أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ وَأَحْسِنُوا أَدَبَهُمْ)) ❶

''اپنی اولاد کو عزت سے رکھو اور انہیں خوب ادب سکھلاؤ۔''

اولاد کو کوئی چیز دیتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اِعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ اِعْدِلُوا بَيْنَ أَبْنَاءِكُمْ)) ❷

'' اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو، اپنے بیٹوں کے درمیان انصاف کرو۔''

⓮ ضرورت کے وقت گھر والوں کی مدد کرنی چاہیے۔ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ کا گھر میں رہن سہن کیسا تھا تو فرمانے لگیں:

((كَانَ يَكُوْنُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ)) ❸

''نبی کریم ﷺ اپنے گھر کے کام کاج کیا کرتے تھے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے (مسجد) تشریف لے جاتے۔''

---

❶ ابن ماجه/ كتاب الأدب/ باب برالوالد والاحسان الى البنات، ح: ٣٦٧١.

❷ ابو داود/ كتاب البيوع/ باب في الرجل يفضل بعض ولده في النحل، ح: ٣٥٤٤.

❸ بخاري/ كتاب الادب/ باب كيف يكون الرجل في أهله، ح: ٦٠٣٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیماری، آزمائش اور مریض کی عیادت کے آداب

❶ مومن کو یہ حقیقت ہمیشہ سامنے رکھنی چاہیے کہ خوشی ہو یا غمی کوئی چیز بھی اس کے لیے بھلائی سے خالی نہیں ہوتی۔

((عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، إِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ)) ❶

''مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے، اس کے لیے خیر ہی خیر ہے اور ایسا صرف مومن کے لیے ہی ہے۔ اگر اسے خوشی پہنچتی ہے تو شکر کرتا ہے تو یہ اس کے لیے بھلائی ہے اور اگر تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے یہ بھی اس کے لیے خیر ہی ہے۔''

❷ مسلمان پر آنے والی ہر آزمائش خواہ وہ چھوٹی ہی ہو اس کے گناہوں کو مٹانے کا ذریعہ بنتی ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةَ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ)) ❷

''مسلمان جب بھی کسی پریشانی، بیماری یا غم و تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے، یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتے ہیں۔'' (یعنی اس کے ذریعے گناہ معاف فرما دیتے ہیں)

((لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي جَسَدِهِ وَأَهْلِهِ وَمَالِهِ حَتَّى

---

❶ مسلم/ كتاب الزهد والرقاق/ باب المؤمن أمره كله خير، ح: ٢٩٩٩.

❷ بخاري/ كتاب المرضى، باب ما جاء في كفارة المرض، ح: ٥٦٤١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَلْقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ)) ❶

''مومن مرد اور مومن عورت کے جسم، اہل اور مال میں ہمیشہ آزمائش ہوتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملتا ہے، تو اس کے ذمے اس کا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔''

((مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُّصِبْ مِنْهُ)) ❷

''اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے تکلیف میں مبتلا کر دیتا ہے۔''

❸ کبھی بھی موت کی خواہش اور تمنا نہیں کرنی چاہیے۔

((......وَلَا يَتَمَنّٰى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَّزْدَادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَّسْتَعْتِبَ)) ❸

''تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا تو ہوسکتا ہے اس کے (نیک اعمال میں) اضافہ ہو اور اگر وہ برا ہے تو ممکن ہے وہ توبہ کرلے۔''

(یعنی مومن کی لمبی عمر سے اس کی نیکیاں ہی بڑھتی ہیں اور ہوسکتا ہے کہ نافرمان مرنے سے پہلے توبہ کرلے)

❹ مصیبت اور آزمائش پر صبر کرنا چاہیے اور موت کی آرزو نہیں کرنی چاہیے۔ حدیث نبوی ﷺ ہے:

((لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّي وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي)) ❹

---

❶ الادب المفرد، ح:٤٩٤

❷ بخاري/ كتاب المرضىٰ/ باب ما جاء في كفارة المرض، ح: ٥٦٤٥.

❸ بخاري/ كتاب المرضىٰ/ باب تمني المريض الموت، ح: ٥٦٧٣.

❹ بخاري/ ايضاً ح: ٥٦٧١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اگر کوئی شخص کسی تکلیف میں مبتلا ہو تو اسے موت کی تمنا نہیں کرنی چاہیے اور موت کی تمنا کرنی ہی ہو تو یوں کہے: اے اللہ! جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے لیے بہتر ہو تو مجھے اپنے پاس بلا لے۔''

5 اللہ کی طرف سے آزمائش ایمان کی کیفیت کے مطابق آتی ہے۔ ایمان جتنا پختہ ہو گا اتنی بڑی آزمائش میں مبتلا کر کے اسے پرکھا جائے گا۔ جب نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے سخت آزمائش کن لوگوں کی ہوتی ہے تو آپ ﷺ نے جواب دیا:

((اَلْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ، يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِيْنِهِ فَإِنْ كَانَ دِيْنُهُ صُلْبًا اِشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَإِنْ كَانَ فِي دِيْنِهِ رِقَّةٌ اُبْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ دِيْنِهِ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَةٍ)) [1]

''انبیاء (علیہم السلام) کی، پھر درجہ بدرجہ آدمی اپنی دینی حیثیت کے مطابق آزمایا جاتا ہے اگر اس کا دین پختہ ہو گا تو اس کی آزمائش بھی بڑی سخت ہو گی اور اگر اس کا دین کمزور ہو گا تو آزمائش بھی دینی حیثیت کے مطابق ہو گی۔ آزمائش ہمیشہ انسان کے ساتھ رہتی ہے حتی کہ وہ زمین پر اس طرح چلتا پھرتا ہے کہ اس کا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔''

6 مومن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو گناہ مٹنے کے ساتھ ساتھ اس کا ثواب بھی ملتا ہے۔

((إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السُّخْطُ)) [2]

''بڑا اجر بڑی مصیبتوں کی وجہ سے ملتا ہے، اور اللہ جن لوگوں سے محبت کرتا ہے ان کو آزماتا ہے پھر جو کوئی اس سے راضی رہے وہ بھی اس سے راضی

---

[1] مسند احمد: ۱/ ۱۷۴.

[2] ترمذی/ ابواب الزھد/ باب فی الصبر علی البلاء، ح: ۲۳۹۶.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور جو کوئی ناراض ہو اللہ بھی اس سے ناراض ہے۔"

7 بیماری سے انسان کو عبرت اور نصیحت حاصل کرنی چاہیے۔ اسی طرح بیماری کے بعد شفا ہونے سے بھی نیز بیماری کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو سامنے رکھنا چاہیے اور اس سے شکوہ نہیں کرنا چاہیے۔

8 یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس لیے آزماتا ہے کہ جنت میں اس کا درجہ بڑھائے اور اس کے گناہ معاف فرمائے یا اسے اس آزمائش (جس میں وہ مبتلا ہے) سے بڑی آزمائش سے نجات دے۔ حدیث شریف میں ہے:

((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِي جَسَدِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ ثُمَّ صَبَّرَهُ عَلَى ذٰلِكَ حَتَّى يُبَلِّغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ)) [1]

"جب بندے کے لیے اللہ کی طرف سے کوئی مقام عنایت ہوتا ہے جس تک وہ اپنے اعمال کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا تو اللہ اسے اس کے جسم، مال اور اولاد کے ذریعے آزماتا ہے پھر اسے اس پر صبر کی توفیق دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ مصیبت اسے اس مقام تک پہنچا دیتی ہے جو اس کے لیے اللہ کی طرف سے مقدر ہوتا ہے۔"

9 آزمائشوں اور مصیبتوں سے مسلمان کے گناہ دھل جاتے ہیں۔ جب نبی کریم ﷺ اُم العلاء رضی اللہ عنہا کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو فرمایا:

((أَبْشِرِي يَا أُمَّ الْعَلَاءِ فَإِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يُذْهِبُ اللّٰهُ بِهِ خَطَايَاهُ كَمَا تُذْهِبُ النَّارُ خَبَثَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ)) [2]

"اے ام العلاء! خوش ہو جا، اللہ تعالیٰ مسلمان کی بیماری سے اس کے گناہ ایسے مٹا دیتا ہے جس طرح آگ سونے اور چاندی کی میل کچیل صاف کر دیتی ہے۔"

[1] [ضعیف] ابو داؤد/ کتاب الجنائز/ باب الامراض المکفرة للذنوب، ح: ٣٠٩٠۔

[2] ابو داؤد/ ایضاً/ باب عیادة النساء، ح: ٣٠٩٢۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک حدیث میں یوں ہے:

((اَلْمَرِيْضُ تَحَاتُّ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ)) ❶

''مریض کے گناہ یوں جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔''

⑫ اپنے لیے موت کی دعا نہیں کرنی چاہیے نہ ہی اس کی خواہش کیونکہ موت بہت سے خیر کے کاموں اور بھلائی کو روک دیتی ہے۔ لہٰذا جلدی کس بات کی ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

((لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهُ إِلَّا خَيْرًا)) ❷

''تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے اور نہ اس کے مقررہ وقت سے پہلے اس کی دعا کرے کیونکہ جب تم میں سے کوئی فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے۔ گویا مومن کی عمر سے بھلائی ہی میں اضافہ ہوتا ہے۔'' (یعنی اسے مزید نیکیاں کرنے کا موقع مل جاتا ہے)۔

⑬ ہر حال میں صبر اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اور اس کی حمد کرنی چاہیے۔ خصوصاً جب کوئی عیادت کے لیے یا ملاقات کے لیے آئے، نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

((إِذَا مَرِضَ الْعَبْدَ بَعَثَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ إِلَيْهِ مَلَكَيْنِ فَقَالَ: أُنْظُرَا مَاذَايَقُوْلُ لِعُوَّادِهِ فَإِنْ هُوَ إِذَا جَاءُوهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ رَفَعَا ذَلِكَ إِلَىٰ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ فَيَقُوْلُ لِعَبْدِي عَلَيَّ إِنْ تَوَفَّيْتُهُ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَإِنْ أَنَا شَفَيْتُهُ أَنْ أُبْدِلَهُ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهِ وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهِ وَأَنْ أُكَفِّرَ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ)) ❸

''جب بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا

❶ مسند احمد، ٤/ ٧٠.

❷ مسلم/ كتاب الذكر والدعا/ باب كراهة تمنى الموت لضرّ نزل به، ح: ٢٦٨٢.

❸ مؤطا كتاب العين، باب ماجاء في أجر المريض، ح:١٦٩١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور حکم دیتا ہے کہ دیکھو وہ عیادت کے لیے آنے والوں سے کیا کہتا ہے؟ اگر وہ ان کے آنے پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور اس کی تعریف کرتا ہے تو دونوں فرشتے اس کے عمل کو اللہ کے پاس لے جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ فرشتوں کے بتائے بغیر بھی جانتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے: میرے اوپر لازم ہے کہ اگر میں اپنے اس بندے کو فوت کردوں تو اسے جنت میں داخل کروں گا اور اگر اسے شفایاب کردوں تو اس کے گوشت اور خون کو اچھے گوشت اور خون سے بدل دوں گا اور اس کے گناہ معاف کردوں گا۔"

12 مریض کی عیادت کرنا بڑی فضیلت والا عمل ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((عَائِدُ الْمَرِيْضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ))

"مریض کی عیادت کے لیے جانے والا واپس لوٹنے تک جنت کے مخرفہ میں ہوتا ہے۔"

ایک اور روایت کے الفاظ ہیں: ((فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ)) پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! مخرفہ کیا ہے؟ فرمایا: ((جَنَاهَا)) [1] "جنت کے باغ"

13 جب کوئی شخص مریض کی عیادت کے لیے جائے تو اس کے لیے دعا کرے کیونکہ نبی کریم ﷺ جب کسی مریض کے ہاں جاتے تو اس کے لیے دعا فرماتے تھے:

((إِذَا أَتَى الْمَرِيْضَ يَدْعُوْلَهُ......)) [2]

14 مریض بیماری کی حالت میں جیسے طاقت رکھتا ہو ویسے ہی نماز پڑھے۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے مریض کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ)) [3]

---

[1] مسلم/ کتاب البر والصلة/ باب فضل عيادة المريض، ح: ۲۵۶۸.

[2] مسلم/ کتاب السلام/ باب استحباب رقية المريض، ح: ۲۱۹۱.

[3] بخاری/ کتاب تقصير الصلاة/ باب اذا لم يطق قاعدا صلى على جنب، ح: ۱۱۱۷.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''کھڑا ہو کر نماز پڑھ، اگر تو اس کی طاقت نہیں رکھتا تو بیٹھ کر (پڑھ لے) اور اگر اس کی طاقت بھی نہیں رکھتا تو پہلو پر لیٹ کر پڑھ لے۔''

15 اگر کسی علاقے میں کوئی خطرناک بیماری پھیل جائے تو وہاں سے دور چلے جانا چاہیے کیونکہ ہوسکتا ہے کسی اور کو بھی یہ بیماری لگ جائے اور وہ اس کا سبب لوگوں کو قرار دینے لگے حالانکہ کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی بلکہ بیماری اور شفا تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

((إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُوْنِ فِي أَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا)) [1]

''جب تم سن لو کہ کسی جگہ طاعون کی بیماری پھیل رہی ہے تو وہاں مت جاؤ (البتہ) جب کسی جگہ یہ وبا پھوٹ پڑے اور تم وہیں موجود ہو تو اس جگہ سے مت نکلو۔''

(طاعون کے علاوہ) ہر قسم کی لا علاج بیماری کو اس پر قیاس کیا جائے گا اور ایسی جگہ کو چھوڑنا ضروری ہے تاکہ بیماری مزید نہ پھیلے۔

[1] بخاری/ کتاب الطب/ باب ما یذکر فی الطاعون، ح: ۵۷۲۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میت کی تجہیز و تکفین کے آداب

❶ جو شخص مرنے کے قریب ہو، اسے کلمہ طیبہ پڑھنے کی تلقین کرنی چاہیے۔ حدیث نبوی ﷺ ہے:

((لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) ❶

''اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ پڑھنے کی تلقین کرو۔''

کیونکہ جو ان کلمات کو کہتا ہوا فوت ہو گیا وہ جنت میں داخل ہو گا جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ مِنَ الدُّنْيَا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) ❷

''جس شخص کا دنیا سے جاتے وقت آخری کلام لا الہ الّا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہو گا۔''

❷ جان نکلنے کے وقت دعا کرنی چاہیے کیونکہ فرشتے اس دعا پر آمین کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے:

((إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ أَوِالْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلَى مَاتَقُوْلُوْنَ)) ❸

''جب تم کسی مریض یا میت کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہو کیونکہ فرشتے تمہاری ہر بات پر آمین کہتے ہیں۔''

❸ مرنے کے بعد مردے کی آنکھیں بند کر دینی چاہئیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

---

❶ مسلم/ کتاب الجنائز/ باب تلقين الموتى لا اله الا الله، ح: ٩١٦.

❷ ابو داؤد/ كتاب الجنائز/ باب في التلقين، ح: ٣١١٦.

❸ مسلم/ كتاب الجنائز/ باب ما يقال عند المريض والميت، ح: ٩١٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ رسول اللہ ﷺ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ (کی وفات پر ان کے) پاس آئے تو ان کی نظر پھٹ چکی تھی، آپ ﷺ نے اس کی آنکھیں بند کر دیں اور فرمایا:

((إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ)) [1]

"جب روح قبض کر لی جاتی ہے تو نظر اس کا پیچھا کرتی ہے۔"

4. میت کے لیے دعا کرنا بھی مسنون ہے۔ جب ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ان کے گھر والے چیخ و پکار کرنے لگے۔ اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَاغْفِرْلَنَا وَلَهُ يَارَبَّ الْعَالَمِينَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ)) [2]

"اپنے لیے بد عامت کرو بلکہ بھلائی کی دعا کرو کیونکہ تم جو کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ان الفاظ کے ساتھ دعا فرمائی: اے اللہ! ابو سلمہ کو بخش دے اور ہدایت والوں میں اس کا درجہ بلند فرما اور اس کی پچھلی اولاد میں تو اس کا خلیفہ بن جا اور اے رب العالمین! ہمیں اور اس کو بخش دے اور اس کی قبر کو فراخ کر دے۔ اور اس میں اس کے لیے روشنی کر دے۔"

5. اپنے عزیزوں کی جدائی پر صبر کرنا چاہیے اور مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

((اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولىٰ)) [3]

"صبر تو وہی ہے جو صدمے کے شروع میں کیا جائے۔"

(یعنی صبر حقیقت میں وہی ہے جو عین صدمے کے وقت کیا جائے کیونکہ بعد میں

---

[1] مسلم/ كتاب الجنائز/ باب في إغماض الميت والدعاء له اذا حضر، ح: ۹۲۰.

[2] مسلم/ ايضاً، ح: ۹۲۰.

[3] بخاری/ کتاب الجنائز/ باب الصبر عند الصدمة الاولىٰ، ح:۱۳۰۲.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو آنسو خشک ہو جاتے ہیں اور صبر آ ہی جاتا ہے)

6 رونے اور نوحہ خوانی کرنے سے بچنا چاہیے۔اس لیے کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)) 1

''میت پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔''

نوٹ: یہ اس وقت ہے جب مرنے والے کا اپنی زندگی میں یہ طریقہ ہو یا وہ دوسروں کو اس کی دعوت دیتا ہو۔لیکن اگر وہ اپنی زندگی میں ایسا نہیں کرتا تھا اور لوگوں کو رونے پیٹنے سے منع کرتا تھا تو پھر اس پر رونے سے اسے عذاب نہیں ہوگا۔(مترجم)

7 میت کو جب تک کفن نہیں دیا جاتا اس کے سارے جسم کو کپڑے سے ڈھانپ دینا چاہیے۔عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((سُجِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِثَوْبِ حِبَرَةٍ)) 2

''اللہ کے رسول ﷺ کو دھاری دار چادر سے ڈھانپا گیا۔''

8 میت کو غسل دیتے وقت دائیں جانب سے ابتدا کی جائے۔

((اِبْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا)) 3

''دائیں طرف سے اور اعضائے وضو سے (غسل) شروع کرو۔''

9 میت کو پانی اور بیری کے پتوں سے تین یا پانچ یا اس سے زیادہ (طاق) مرتبہ نہلانا چاہیے اور آخر میں کافور (خوشبو) بھی لگائی جائے اور عورت کے بالوں کی تین لٹیں بنا دی جائیں۔

((اِغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوْرًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ

---

1 بخاری/ كتاب الجنائز/ باب قول النبی ﷺ، ح: ١٢٨٦ ، مسلم: ٩٢٦.

2 مسلم/ كتاب الجنائز/ باب تسجية الميت، ح: ٩٤٢.

3 بخاری/ كتاب الجنائز/ باب يبدأ بميامن الميت، ح: ١٢٥٥ ، مسلم: ٩٢٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَآذِنَّنِي......)) ❶

”اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دے دو اور اگر تم مناسب سمجھو تو اس سے بھی زیادہ پانی اور بیری کے پتوں سے نہلاؤ اور آخر میں کافوریا (یہ کہا کہ) کچھ کافور کا بھی استعمال کرنا۔ پھر فارغ ہو کر مجھے خبر کر دینا۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نے ان کے سر کے بال تین لٹوں میں تقسیم کر دیئے۔“

10 میت کو صاف ستھرے کپڑوں میں کفن دینا چاہیے۔

((إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ)) ❷

”جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اچھا کفن دے۔“

11 کفن کے آداب میں سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان بھی ہے:

((كُفِّنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهِنَّ قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ)) ❸

”رسول اللہ ﷺ کو یمن کے تین سفید سوتی دھلے ہوئے کپڑوں میں کفن دیا گیا، ان میں نہ قمیض تھی نہ عمامہ۔“

12 کفن سفید رنگ کا ہونا چاہیے۔ حدیث رسول ﷺ ہے:

((اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيهَا مَوْتَاكُمْ)) ❹

”سفید لباس پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارے بہترین لباس میں سے ہے اور اسی میں اپنے مُردوں کو کفن دیا کرو۔“

13 میت کو غسل دینے والا خود بھی غسل کرے اور جنازے کو اُٹھانے والا وضو کرے۔

---

❶ بخاری/ کتاب الجنائز/ باب یجعل الکافور فی آخرہ، ح: ۱۲۵۸، مسلم: ۹۳۹.

❷ مسلم/ کتاب الجنائز/ باب تحسین کفن المیت، ح: ۹٤۳.

❸ بخاری/ کتاب الجنائز/ باب ثیاب البیض للکفن، ح: ۱۲٦٤. مسلم: ۹٤۱.

❹ ابو داؤد/ کتاب الطب/ باب فی الکحل، ح: ۳۸۷۸.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ غَسَّلَ الْمَیِّتَ فَلْیَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْیَتَوَضَّأْ)) ❶

''جو میت کو غسل دے وہ خود بھی غسل کرے اور جو (جنازہ) اُٹھائے وہ وضو کرے۔''

(اس حدیث سے بظاہر غسل کرنا ضروری محسوس ہوتا ہے لیکن دوسری احادیث کو سامنے رکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ مترجم)

⓮ جنازے کے لیے کھڑا ہونا چاہیے۔

((إِذَا رَأَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا حَتَّی تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ)) ❷

''جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور (اس وقت تک کھڑے رہو) یہاں تک کہ جنازہ تم سے آگے نکل جائے یا رکھ دیا جائے۔''

ایک دوسری روایت کے الفاظ ہیں:

((فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا یَجْلِسْ حَتَّی تُوضَعَ))

''جو شخص جنازے کے ساتھ آئے اسے اس وقت تک نہیں بیٹھنا چاہیے جب تک رکھ نہ دیا جائے۔''

نوٹ: دیگر احادیث کو سامنے رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمل نبی ﷺ پہلے کیا کرتے تھے اور بعد میں اسے ترک کر دیا۔ یعنی یہ عمل منسوخ ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ اپنی کتاب ''احکام الجنائز'' میں لکھتے ہیں:

'جنازے کے لیے کھڑا ہونا منسوخ ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں: (۱) جب جنازہ گزرے تو بیٹھے ہوئے آدمی کھڑے ہو جائیں۔ (۲) جب جنازہ قبر تک پہنچ کر زمین پر رکھ دیا جائے تو اس وقت تک ساتھ جانے والوں کا کھڑا رہنا۔ اس کی دلیل حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث ہے:

((قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْجَنَازَةِ فَقُمْنَا ثُمَّ جَلَسَ فَجَلَسْنَا)) ❸

---

❶ ابو داؤد/ کتاب الجنائز/ باب فی الغسل من غسل المیت، ح: ۳۱۶۱.

❷ بخاری/ کتاب الجنائز/ باب القیام للجنازة، ح: ۱۳۰۷. ❸ مسند احمد: ۱/ ۱۳۱.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''اللہ کے رسول ﷺ جنازے کے لیے کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہوئے پھر آپ ﷺ بیٹھ گئے تو ہم بھی بیٹھ گئے۔''

ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

((كَانَ يَقُوْمُ فِي الْجَنَائِزِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدُ)) ❶

''آپ ﷺ جنازے کے لیے کھڑے ہوتے تھے پھر بعد میں بیٹھنے لگے۔''

مسند احمد (۸۳/۱) میں ایک اور حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنازے کے احترام میں کھڑے ہوتے تھے تو ہم لوگ بھی کھڑے ہوا کرتے تھے، پھر آپ نے اُٹھنا چھوڑ دیا تو ہم بھی نہیں اُٹھتے تھے۔'' [اضافہ از مترجم]

⑮ جنازے کو لے جاتے وقت آواز بلند نہ کی جائے اور نہ دھونی ساتھ لے جائی جائے۔

((لَا تُتْبَعُ الْجَنَازَةُ بِصَوْتٍ وَلَا نَارٍ)) ❷

''جنازے کے ساتھ آواز اور آگ نہ جائے۔''

⑯ میت کو قبر میں اُتارتے وقت درج ذیل کلمات کہنے چاہئیں:

((بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ))

اور ایک روایت میں الفاظ یوں ہیں

((وَعَلَى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ)) ❸

⑰ میت کو پاؤں کی طرف سے قبر میں اُتارا جائے۔ [مصنف نے یہاں میت کو سر کی جانب سے قبر میں داخل کرنے کی حدیث نقل کی ہے جو کہ سنداً صحیح نہیں۔ درست مسئلہ یہی ہے کہ میت کو پاؤں کی جانب سے قبر میں اُتارا جائے گا۔ اُستاذِ محترم الشیخ مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

❶ ابو داؤد/ کتاب الجنائز/ باب القیام للجنازۃ، ح: ۳۱۷۵۔

❷ ابو داؤد/ کتاب الجنائز/ باب فی اتباع المیّت، ح: ۳۱۷۱۔

❸ ابو داؤد/ کتاب الجنائز/ باب فی الدعاء للمیت، ح: ۳۲۱۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میت کو جس وقت قبر میں اُتارنا ہو تو سنت یہ ہے کہ پاؤں کی جانب سے اُتارا جائے۔ ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ:

((أَوْصَى الْحَارِثُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ الْقَبْرِ وَقَالَ هٰذَا مِنَ السُّنَّةِ)) ❶

''حارث رحمۃ اللہ علیہ نے وصیت کی کہ ان کی نمازِ جنازہ عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ پڑھائیں۔ انہوں نے اس کا جنازہ پڑھا۔ پھر ان کو قبر میں پاؤں کی طرف سے داخل کیا اور فرمایا: یہی سنت ہے۔''

امام محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ:

استاد محترم آگے چل کر لکھتے ہیں:

((كُنْتُ مَعَ أَنَسٍ فِي جَنَازَةٍ فَأَمَرَ بِالْمَيِّتِ فَأُدْخِلَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ)) ❷

''میں ایک جنازے میں انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا انہوں نے حکم دیا اور میت پاؤں کی جانب سے قبر میں داخل کی گئی۔''

عمرو بن مہاجر سے روایت ہے کہ جب عمر بن عبدالعزیز کا بیٹا فوت ہوا تو انہوں نے بھی اسے پاؤں کی طرف سے قبر میں داخل کرنے کا حکم دیا۔ ❸

سنن ابن ماجہ (۱۵۵۲) میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو قبلہ کی طرف سے قبر مبارک میں رکھا گیا لیکن یہ روایت عطیہ عوفی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

مندرجہ بالا آثار صحیحہ سے معلوم ہوا کہ میت کو قبر میں پاؤں کی جانب سے اُتارنا مسنون ہے (اضافہ مترجم)۔ ❹

18 قبر کو پختہ بنانا، اس پر عمارت تعمیر کرنا، اس پر لکھنا اور مجاور بن کر بیٹھنا ممنوع ہے۔

---

❶ سنن ابی داؤد/ كتاب الجنائز/ باب في الميت يدخل من قبل رجليه: ٣٢١١. بيهقي: ٤/ ٥٤. ابن ابی شيبة مطبوعه هند: ٣/ ٣٢٨.

❷ ابن ابی شيبة: ٣/ ٣٢٧، مطبوعه هند، مسند احمد: ١/ ٤٢٩.

❸ ابن ابی شيبة: ٣/ ٣٢٨. ❹ آپ کے مسائل اور ان کا حل: ٣/ ٢٠٥.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

((لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ)) 1

''تم میں سے کوئی شخص اگر کسی انگارے پر بیٹھے اور وہ اس کے کپڑے اور جسم جلا دے، یہ اس کے لیے قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔''

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ)) 2 ((وَفِي رِوَايَةٍ...... وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُوْطَأَ))

''اللہ کے رسول ﷺ نے قبر کو چونا گچ کرنے، اس پر مجاور بن کر بیٹھنے اور عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ایک روایت میں ہے: اس پر لکھنے سے اور اسے روندنے سے (منع فرمایا ہے)''

19 قبروں کے درمیان جوتوں سمیت نہیں چلنا چاہیے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے قبروں کے درمیان ایک شخص کو جوتے پہنے ہوئے چلتے دیکھا تو فرمایا:

((يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ وَيْحَكَ أَلْقِ سِبْتِيَّتَيْكَ)) 3

''اے جوتوں والے! افسوس ہے تجھ پر! اپنے جوتے اُتار دے۔''

20 جو بھی قبر کے پاس ہو اسے قبر بند ہو جانے کے بعد تین بار دونوں ہاتھ بھر کر مٹی ڈالنی چاہیے۔

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ ثُمَّ أَتَى قَبْرَ الْمَيِّتِ فَحَثَى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا)) 4

''رسول کریم ﷺ نے ایک جنازے پر نماز پڑھی، پھر آپ ﷺ میت کی

1 مسلم/ کتاب الجنائز/ باب النهي عن الجلوس على القبر والصلاة عليه، ح: ٩٧١.

2 مسلم/ کتاب الجنائز/ باب النهي عن تجصص القبر والبناء عليه، ح:٩٧٠ اور نسائی:٢٠٢٨.

3 ابوداؤد/ کتاب الجنائز/ باب المشي بين القبور في النعل، ح:٣٢٣٠.

4 ابن ماجه/ کتاب الجنائز/ باب ما جاء في حثو التراب في القبر، ح:١٥٦٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبر پر تشریف لائے اور اس کے سر کی جانب سے تین لپ مٹی اس پر ڈالی۔“

21 دفن کرنے کے بعد قبر پر ٹہنی گاڑنا بھی نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے۔لیکن یہ نبی کریم ﷺ کا خاصہ تھا کسی اور کو ڈالیاں لگانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

نبی کریم ﷺ کا دو قبروں سے گزر ہوا جن میں عذاب ہو رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو عذاب کسی بہت بڑی بات پر نہیں ہو رہا صرف یہ کہ ان میں سے ایک پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا شخص چغل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے کھجور کی ایک ہری ڈالی لی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے دونوں قبروں پر ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا:

((لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا)) 1

”شاید ان پر عذاب کچھ ہلکا ہو جائے جب تک یہ خشک نہ ہوں۔“

اسی طرح جب نبی کریم ﷺ نے مکہ کی حرمت کا ذکر فرمایا کہ اس کی گھاس تک اُکھاڑنا جائز نہیں تو اس پر سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! اذخر کو اُکھاڑنا منع نہ کریں کیونکہ یہ ہمارے سناروں کے اور ہماری قبروں میں کام آتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ((إِلَّا الاذْخِرَ)) 2 ”مگر اذخر کی اجازت ہے۔“

22 میت کے گھر والے چونکہ پریشان ہوتے ہیں اور کھانا نہیں پکا سکتے اس لیے ان کو کھانا کھلانا چاہیے۔جب جعفر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اِصْنَعُوْا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ أَتَاهُمْ أَمْرٌ يُشْغِلُهُمْ)) 3

”جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا بناؤ کیونکہ انہیں ایسی آفت آ پہنچی ہے (یعنی وفات کی) جس کی وجہ سے وہ مشغول ہیں۔“

23 جب کوئی شخص فوت ہوتا ہے تو اس کی موت ہر حال میں کسی نہ کسی طرح بھلائی ہی

---

1 بخاری / کتاب الجنائز / باب الجريد على القبر، ح: ١٣٦١.

2 بخاری / کتاب الجنائز / باب الاذخر والحشيش فى القبر، ح:١٣٤٩.

3 ابن ماجه / کتاب الجنائز / باب ما جاء فى الطعام يبعث الى اهل الميت، ح:١٦١٠.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو فرمایا:

((مُسْتَرِيحٌ أَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ فَقَالَ : اَلْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ)) [1]

''یا تو اسے آرام مل گیا یا اس سے آرام مل گیا (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا،اس کا کیا مطلب ہے؟) فرمایا: مومن بندہ دنیا کی مشقتوں اور تکلیفوں سے اللہ کی رحمت کی طرف نجات پالیتا ہے اور فاجر بندے سے لوگ ،شہر، درخت اور چوپائے سب آرام پاتے ہیں۔''

24 کسی فوت شدہ کو گالی دینے یا برا بھلا کہنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔پہلی وجہ یہ ہے کہ ان کو گالی گلوچ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ،اور دوسری یہ کہ غیبت کے زمرے میں آتا ہے اور اللہ کی نافرمانی ہے۔تیسرا اس سے فوت شدہ کے لواحقین کو تکلیف ہوتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ انہوں نے دنیا میں جو کچھ کیا وہ اپنے کیے کا بدلہ قبر میں اور قیامت کے دن پالیں گے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

((لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا)) [2]

''مُردوں کو برا مت کہو کیونکہ انہوں نے دنیا میں جو اعمال کر کے آگے بھیجے تھے۔اس کا بدلہ پالیا۔''

فوت شدگان کو اچھے الفاظ میں یاد کرنا چاہیے کیونکہ اس کی برائیاں کرنے کا اب کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

25 قبر پر مسجد بنانا اللہ کی لعنت کا موجب ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی وفات کے قریب بیماری کی حالت میں ارشاد فرمایا:

---

[1] بخاري/ كتاب الرقاق/ باب سكرات الموت، ح:٦٥١٢.

[2] بخاري/ كتاب الجنائز/ باب الجريد على القبر، ح: ١٣٦١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى إِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَاءِ هِمْ مَسَاجِدًا)) ❶

''یہودی و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔''

❁ ❁ ❁

www.KitaboSunnat.com

❶ بخاری/ کتاب الجنائز/ باب ما یکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور، ح: ۱۳۳۰، مسلم: ۵۲۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نعم عذاب القبر حق
ہاں عذاب قبر حق ہے (بخاری)

عذابِ قبر

کتاب و سنت کی روشنی میں
منکرینِ عذابِ قبر کے اعتراضات کے مدلل اور مسکت جوابات

تالیف
محمد ارشد کمال

نظر ثانی
ابو جابر عبداللہ دامانوی

مکتبہ اسلامیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک بہترین اور جامع کتاب

وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا

رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْن

تالیف

قاضی محمد سلیمان سلمان منصورپوری

مکتبہ اسلامیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "